Postal Reg.No:PB/1023/2001

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم   نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم   وعلیٰ عبده المسیح الموعود

جلد 50   وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ   شمارہ: 33

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

25 جمادی الاول 1422 ہجری 16 ظہور 1380 ہش 16 اگست 2001ء

21693

اخبار احمدیہ

قادیان 11 اگست (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں۔ الحمدللہ۔
کل حضور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور سابقہ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے بصیرت افروز تفسیر بیان فرمائی۔
پیارے آقا کی صحت وسلامتی کامل شفایابی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرتا ہے وہی اس سے زندگی پاتا ہے اور جو اُس کیلئے سب کچھ کھوتا ہے اُسی کو آسمانی انعام ملتا ہے

......ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ......

خدا تعالیٰ نہایت کریم ورحیم ہے جو شخص اُسکی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اُس سے بڑھ کر اپنا صدق وصفا اُس سے ظاہر کرتا ہے۔ اُس کی طرف صدق دل سے قدم اُٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمۂ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں مگر وہی ان کو پورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے جو پورے طور پر اس کی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ بڑا کریم ورحیم ہے مگر غنی اور بے نیاز ہے۔ اس لئے جو شخص اُسکی راہ میں مرتا ہے وہی اس سے زندگی پاتا ہے۔ اور جو اُس کیلئے سب کچھ کھوتا ہے اُسی کو آسمانی انعام ملتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے والے اُس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اوّل دور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اُس آگ میں اپنے تیئں داخل کردے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ محبت الٰہی کی آگ میں تمام وجود اُس کا پڑ جاتا ہے اور شعلہ نور سے قالب نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ آگ لے لیتی ہے یہ انتہا اس مبارک محبت کا ہے جو خدا سے ہوتی ہے یہ امر کہ خدا تعالیٰ سے کسی کامل تعلق اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ صفات الٰہیہ اس میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور بشریت کے رذائل شعلہ نور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہوتی ہے اور ایک نئی زندگی نمودار ہوتی ہے جو پہلی زندگی سے بالکل مغائر ہوتی ہے اور جیسا کہ لوہا جب آگ میں ڈالا جائے اور آگ اس کے تمام رگ وریشہ میں پورا غلبہ کر لے تو وہ لوہا بالکل آگ کی شکل پیدا کر لیتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ آگ ہے گو خواص آگ کے ظاہر کرتا ہے اسی طرح جس کو شعلہ محبت الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لیتا ہے وہ بھی مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے جس کو اس آگ نے اپنے اندر لے لیا ہے اور اس آگ کے غلبہ کے بعد ہزاروں علامتیں کامل محبت کی پیدا ہو جاتی ہیں۔ کوئی ایک علامت نہیں ہے تا وہ ایک زیرک اور طالب حق پر مشتبہ ہو سکے بلکہ وہ تعلق صدہا علامتوں کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے۔ من جملہ ان علامات کے یہ بھی ہے کہ خدائے کریم اپنا فصیح اور لذیذ کلام وقتاً فوقتاً اس کی زبان پر جاری کرتا رہتا ہے۔ جو الٰہی شوکت اور برکت اور غیب گوئی کی کامل طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک نور اس کے ساتھ ہوتا ہے جو بتلاتا ہے کہ یہ یقینی امر ہے ظنی نہیں ہے۔ اور ایک ربّانی چمک اس کے اندر ہوتی ہے اور کدورتوں سے پاک ہوتا ہے اور بسا اوقات اور اکثر اور اغلب طور پر وہ کلام کسی زبردست پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور اس کی پیشگوئیوں کا حلقہ نہایت وسیع اور عالمگیر ہوتا ہے اور وہ پیشگوئیاں کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبار کیفیت بے نظیر ہوتی ہیں کوئی ان کی نظیر پیش نہیں کر سکتا اور ہیبت الٰہی ان میں بھری ہوئی ہوتی ہے اور قدرت تامہ کی وجہ سے خدا کا چہرہ ان میں نظر آتا ہے اور اس کی پیشگوئیاں نجومیوں کی طرح نہیں ہوتیں بلکہ ان میں محبوبیت اور قبولیت کے آثار ہوتے ہیں۔ اور ربانی تائید اور نصرت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں اور بعض پیشگوئیاں اس کے اپنے نفس کے متعلق ہوتی ہیں اور بعض اپنی اولاد کے متعلق اور بعض اس کے دوستوں کے متعلق اور بعض اس کے دشمنوں کے متعلق اور بعض عام طور پر تمام دنیا کے لئے اور بعض اس کی بیویوں اور خویشوں کے متعلق ہوتی ہیں۔ اور وہ امور اس پر ظاہر ہوتے ہیں جو دوسروں پر ظاہر نہیں ہوتے اور وہ غیب کے دروازے اس کی پیشگوئیوں پر کھولے جاتے ہیں جو دوسروں پر نہیں کھولے جاتے۔ خدا کا کلام اس پر اسی طرح نازل ہوتا ہے جیسا کے خدا کے پاک نبیوں اور رسولوں پر نازل ہوتا ہے اور وہ ظن سے پاک اور یقینی ہوتا ہے۔ یہ شرف تو اس کی زبان کو دیا جاتا ہے کہ کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبار کیفیت ایسا بے مثل کلام اس کی زبان پر جاری کیا جاتا ہے کہ دُنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور اُس کی آنکھ کو کشفی قوت عطا کی جاتی ہے جس سے وہ مخفی در مخفی خبروں کو دیکھ لیتا ہے اور بسا اوقات لکھی ہوئی تحریریں اس کی نظر کے سامنے پیش کی جاتی ہیں اور مردوں سے زندوں کی طرح ملاقات کر لیتا ہے۔ اور بسا اوقات ہزاروں کوس کی چیزیں اس کی نظر کے سامنے ایسی آجاتی ہیں گویا وہ پیروں کے نیچے پڑی ہیں۔

ایسا ہی اس کے کان کو بھی مغیبات کے سننے کی قوت دی جاتی ہے اور اکثر اوقات وہ فرشتوں کی آواز کو سن لیتا ہے۔ اور بے قراریوں کے وقت ان کی آواز سے تسلی پاتا ہے اور عجیب تر یہ کہ بعض اوقات جمادات اور نباتات اور حیوانات کی آواز بھی اس کو پہنچ جاتی ہے ...... اسی طرح اس کی ناک کو بھی غیبی خوشبو سونگھنے کی ایک قوت دی جاتی ہے اور بسا اوقات وہ بشارت کے امور کو سونگھ لیتا ہے اور مکروہات کی بدبو اس کو آجاتی ہے علیٰ ہذا القیاس اس کے دل کو قوت فراست عطا کی جاتی ہے اور بہت سی باتیں اس کے دل میں پڑ جاتی ہیں اور وہ صحیح ہوتی ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس شیطان اس پر تصرف کرنے سے محروم ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں شیطان کا کوئی حصہ نہیں رہتا اور بباعث نہایت درجہ فنا فی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے۔ اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام بھی نہ ہو تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے۔ وہ اس کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ نفسانی ہستی اس کی بکلی جل جاتی ہے اور سفلی ہستی پر ایک موت طاری ہو کر ایک نئی اور پاک زندگی اس کو ملتی ہے۔ جس پر ہر وقت انوار الٰہیہ منعکس ہوتے رہتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۔۱۶)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

جماعت احمدیہ جرمنی کا 26 واں جلسہ سالانہ

ضروری ہدایات اور پروگراموں کی تفصیل

جیسا کہ قارئین کو علم ہے کہ امسال جماعت احمدیہ جرمنی کا 26 واں جلسہ سالانہ 24-25-26 اگست کو بمقام مئی مارکیٹ من ہائیم منعقد ہو رہا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی روشنی میں امسال جرمنی میں منعقد ہونے والا یہ جلسہ سالانہ انٹرنیشنل جلسہ ہوگا اس موقعہ پر انٹرنیشنل مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوگی۔ اور عالمی بیعت کا پروگرام بھی ہوگا۔ جلسہ سالانہ کے منتظمین نے مہمانان جلسہ کیلئے جو ضروری ہدایات اور جلسہ کا تفصیلی پروگرام شائع کیا ہے وہ ہم قارئین بدر کے ازدیاد علم کیلئے یہاں شائع کر رہے ہیں۔ یہ ہدایات مکرم مبشر احمد طاہر صاحب افسر جلسہ سالانہ جرمنی کی طرف سے ہیں۔

شعبہ رجسٹریشن

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے رجسٹریشن کارڈز اگست 2001 کے پہلے ہفتے کے دوران صدران کرام کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اپنے صدر صاحب سے رابطہ کرکے اپنا کارڈ حاصل کر لیں۔ نیز آپ سے گذارش ہے کہ خود اپنی اور کارکنانِ جلسہ کی سہولت کے لئے مندرجہ ذیل اطلاعات وہدایات کو مدِ نظر رکھیں:-

☆ اپنے کارڈ کو سنبھال کر رکھیں اور جلسہ پر اپنے ہمراہ لانا ہرگز نہ بھولیں بصورت دیگر ممکن ہے کہ آپ کو نیا کارڈ بنوانے کے لئے انتظار کی زحمت اُٹھانا پڑے۔

☆ جلسہ کے دوران کارڈ کو اپنے کوٹ یا قمیص پر نمایاں کرکے آویزاں کریں اور ڈیوٹی پر متعین کارکنان کو مطالبہ پر دکھائیں۔

☆ کارڈ پر لکھے ہوئے نام کو کاٹ کر کوئی اور نام لکھنا یا کسی قسم کی کوئی اور تبدیلی کرنا منع ہے۔ کسی بھی قسم کی تصحیح کے لئے شعبہ رجسٹریشن سے رابطہ کریں۔

☆ کارڈ کے ساتھ والی چھوٹی سلپ خود علیحدہ نہ کریں۔ ڈیوٹی پر متعین کارکنان آپ کے کارڈ پر مہر لگا کر اسے علیحدہ کریں گے۔

☆ مہر لگوانے کے لئے مین گیٹ کے علاوہ مین پارکنگ میں بھی ایک کاؤنٹر کھولا گیا ہے۔ رش سے بچنے کے لئے اس سہولت سے بھی فائدہ اُٹھائیں۔

☆ امسال کارڈوں پر مہریں لگانے کے علاوہ مین گیٹ پر کمپیوٹر کے ذریعہ کارڈ سکین (Scan) بھی کئے جائیں گے۔ مین گیٹ سے اندر جاتے وقت ہر دفعہ کارڈ سکین کرانا ہوگا۔

☆ مئی مارکیٹ کے احاطہ کے اندر ذاتی ٹینٹ لگانے والے احباب نوٹ فرمالیں کہ رجسٹریشن کارڈ پر مہر لگوانے اور سکین کرانے کے بغیر جگہ کا حصول ممکن نہ ہوگا۔ اس لئے یہ کارروائی مکمل کروا کر ہی اندر تشریف لے جائیں۔

☆ ایسے تمام کارکنان جو جلسہ کی تیاری کے سلسلہ میں پہلے سے احاطہ میں موجود ہوتے ہیں کی خدمت میں گزارش ہے کہ مین گیٹ پر اپنی رجسٹریشن کی کارروائی ضرور مکمل کروالیں۔

☆ کارڈ گم ہو جانے کی صورت میں یا کسی اور وجہ سے نئے کارڈ کے حصول کے لئے فوری طور پر مین گیٹ پر شعبہ رجسٹریشن سے رابطہ کریں اور ابتدائی کارروائی کے بعد نیا کارڈ حاصل کریں۔

☆ کسی بھی وجہ سے نیا کارڈ بنوانے کے لئے آپ جو جلسہ کے موقع پر مہیا کئے گئے فارم پر درخواست دینا ہوگی۔ آپ سے گذارش ہے کہ اس بارہ میں جملہ قواعد اور ہدایات کی پابندی کریں ممکن ہے کہ اس کارروائی کے دوران آپ کو کچھ زحمت بھی اُٹھانی پڑے۔ اس لئے آپ سے گذارش ہے کہ انتظار کی کوفت اور دیگر جملہ کارروائیوں سے بچنے کے لئے اپنا کارڈ اپنے ہمراہ لانا ہرگز نہ بھولیں اور جلسہ کے دوران بھی اسے سنبھال کر رکھیں۔

☆ آپ کو جاری کیا گیا کارڈ اگر کسی دوسرے کے استعمال میں پکڑا گیا تو اس کی تمام تر ذمہ داری آپ پر ہوگی۔ اس لئے لازم ہے کہ اپنے کارڈ کی حفاظت کریں اور گم ہو جانے کی صورت میں فوری طور پر شعبہ رجسٹریشن کو مطلع کریں۔

ہدایات برائے ٹریفک و پارکنگ

شعبہ ٹریفک اور پارکنگ جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء پر تشریف لانے والے تمام معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہتا ہے اور ایسے مہمانوں کی خدمت میں جو اپنی گاڑیوں پر تشریف لا رہے ہیں ان کی سہولت کی خاطر کچھ اطلاعات وہدایات بہم پہنچا رہا ہے۔ امسال مئی مارکیٹ کے احاطہ میں بالکل پارکنگ نہیں ہوگی (سوائے استثنائی صورت کے) معذور افراد اور سپیشل پارکنگ اور زیر تبلیغ افراد کی پارکنگ مئی مارکیٹ کے سامنے والی پارکنگ میں بذریعہ ٹکٹ پارکنگ ہوگی۔ نیز باقی افراد کے لئے Flughafen یعنی پل کے دوسری طرف والی پارکنگ ہوگی لہذا ایسے احباب جو معذور ہوں وہ اپنی درخواست مع اپنے پتہ اور فون نمبر اور گاڑی نمبر کے اپنے صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ 10 اگست تک بیت السبوح کے پتہ پر ناظم شعبہ پارکنگ کو بھجوا دیں تاکہ انہیں بروقت ٹکٹ ارسال کیا جاسکے۔ تمام احباب پارکنگ کے سلسلہ میں مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

☆ اپنی گاڑی نہایت احتیاط سے طریق کے مطابق اس طرح پارک کریں کہ دوسروں کو دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس طرح پارکنگ کے علاوہ کسی بھی ایسی جگہ پر گاڑی پارک نہ کریں تاکہ غلط پارکنگ سے ٹریفک کے نظام میں خلل نہ پڑے۔ امسال غلط پارک کی گئی گاڑیاں اٹھوانے کا انتظام بھی ہوگا۔ پارکنگ کے علاوہ کسی بھی جگہ پر سواریاں اتارنے یا بٹھانے کے لئے گاڑی نہ روکیں۔

آپ کی سہولت کے لئے مختلف شیلڈوں کے ذریعہ آپ کی راہنمائی کی گئی ہے۔ اگرچہ آپ کی مدد کے لئے معاونین ڈیوٹی پر ہمہ وقت موجود ہوں گے لیکن آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس مقدس جلسہ کے دوران آپ بھی شیلڈوں پر از خود عمل پیرا ہو کر اپنے مہمان بھائیوں کی معاونت کریں۔

☆ اگر آپ مقام جلسہ پر ہی رات کو قیام کرنا چاہتے ہیں تو اپنی گاڑی سونے سے قبل رات کی مخصوص پارکنگ میں پارک کرکے جائیں۔

☆ گاڑی کے اندر قیمتی اشیاء چھوڑ کر نہ جائیں انتظامیہ ذمہ دار نہ ہوگی۔

☆ گاڑی پارک کرتے وقت اس بات کی تسلی کرلیں کہ دروازے اور بتیاں بند ہیں۔

☆ پارکنگ میں سگریٹ نوشی اور گاڑیوں کی مرمت کرنا منع ہے۔ اسی طرح پارکنگ کے علاقہ کو صاف ستھرا رکھیں اور فالتو اشیاء کے لئے کوڑے کے تھیلے استعمال کریں۔ کسی جگہ بھی گندگی پھیلانے سے نہ صرف ماحول خراب ہوتا ہے بلکہ مقامی انتظامیہ پر بھی غلط اثر ہوتا ہے۔ انتہائی صبر اور تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کسی بھی ناخوشگوار صورت حال کے پیدا کرنے سے پرہیز کریں اور ڈیوٹی پر موجود معاون چاہے وہ ایک طفل ہی کیوں نہ ہو اُس سے بھرپور تعاون فرمائیں۔

☆ جلسہ پر آتے اور جاتے ہوئے تیز رفتاری سے مکمل پرہیز فرمائیں اور نہایت احتیاط سے گاڑی چلائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو۔

شعبہ ضیافت

جلسہ سالانہ کے موقع پر کھانا تقسیم کرنے والوں اور کھانا حاصل کرنے والوں ہر دو طرف سے کھانے کا کافی ضیاع ہوتا ہے لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ اس بارہ میں ہر ممکن احتیاط برتیں۔ تھوڑا سالن ڈلوائیں اور روٹیوں کے پیکٹ غیر ضروری طور پر کھول کھول کر ضائع نہ کریں۔ جب بھی آپ کھانے، چائے پینے یا کسی ضرورت کے لئے کھڑے ہوں براہ مہربانی لائنوں میں کھڑے ہوں۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد ٹینٹ کو خالی کردیں تاکہ آپ کے دوسرے بھائی بھی بروقت کھانا کھا سکیں۔ امسال نوجوانوں (Jugend) کے لئے ہلکے سالنوں اور کم مرچوں مثلاً Nudel وغیرہ قسم کے کھانوں کا بھی کچھ انتظام کیا گیا ہے۔ ٹینٹ کے ایک حصہ میں ایسے لوگ کھانا کھائیں گے جو پاکستانی طرز کا کھانا نہیں کھانا چاہتے۔ لہذا ہر دو کے لئے الگ الگ لائنیں بنیں گی پہلے اپنی پسند کی لائن میں کھڑے ہوں تاکہ آپ کو کسی دقت کا سامنا نہ ہو۔ امسال ناشتے کا وقت صبح سات بجے سے ساڑھے نو بجے تک مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد ناشتہ بند کردیا جائے گا۔ لہذا جو احباب دس بجے کے بعد جلسہ گاہ میں پہنچیں گے وہ اپنے اور بچوں کے لئے ناشتہ کا انتظام کرکے آئیں اور اپنے ساتھ کھانے کی ایسی اشیاء لے کر آئیں تاکہ دوپہر کے کھانے تک وہ بھوکے نہ رہیں۔

صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ جلسہ سالانہ کی تیاری اور وائنڈ اپ کے لئے اپنی جماعت کے افراد کو وقف کی سکیم کے تحت بھجوائیں ایسے احباب ہفتہ یا دس روز یہیں قیام کریں اور جلسہ کے بعد بھی ایک ہفتہ یہاں پر مکمل قیام کرکے وائنڈ اپ کے کام کو بروقت ختم کرنے میں ہماری مدد کریں۔ نیز 50 سے 70 سال تک کے ایسے افراد جن کو دوسری کوئی مصروفیات نہ ہوں کو بھی چند روز کے مستقل قیام کے لئے مئی مارکیٹ بھجوائیں۔ ہمارے پاس بہت سے ایسے کام ہیں جو بغیر محنت کے آسانی سے کئے جاسکتے ہیں۔ ایسے احباب کے لئے یہ صرف ایک تفریح ہوگی اپنی ٹیم کے ساتھیوں کے ساتھ بہترین وقت گذاریں گے۔ اُن کے قیام اور کھانے کا بہترین بندوبست ہوگا۔

شعبہ رہائش

احباب جماعت کی خدمت میں معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کی وجہ سے چونکہ امسال پرائیویٹ خیمہ جات لگانے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے اور دیگر انتظامات بہت وسیع ہوگئے ہیں۔ اس وجہ سے ہم پرائیویٹ خیمہ لگانے والے مہمانوں کو مئی مارکیٹ کے احاطہ کے اندر پارکنگ مہیا نہیں کر سکتے تاہم آپ کو مئی مارکیٹ کے بالکل سامنے پارکنگ مہیا کردی جائے گی اور آپ کو پل کے دوسری طرف والی

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

رحیمیت خدا تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے لئے ہے جو ہر وقت نیک کاموں کے لئے تیار رہتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے شدید دشمنوں سے بھی نفرت نہیں کرتے تھے بلکہ آپؐ کو ان پر رحم آتا تھا

ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ اگر وہ روزانہ ظلمت سے نکل کر نور کی طرف نہیں جا رہا تو وہ مومن نہیں ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۹/جون ۲۰۰۱ء بمطابق ۲۹/احسان ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ. وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾(الفتح:۱۵) اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہاں یہ جو ہے ”جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے“، اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی وضاحت سے فرمایا ہے کہ جسے چاہتا ہے سے مراد یہ نہیں ہے کہ arbitrary فیصلہ کرتا ہے، بغیر کسی مقصد کے جس کو چاہے جہنم میں ڈال دے جس کو چاہے جنت میں ڈال دے بلکہ چاہنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس لائق ہے کہ اس کو بخشا جائے اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس لائق ہے کہ اس کے ساتھ عذاب کا سلوک کیا جائے۔

پس یہ آیت کریمہ جو سورۃ الفتح کی ہے اس کی تفسیر میں اب مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک تحریر پیش کرتا ہوں۔ ”جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اس کی تفسیر میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ۔ ایک صحیح واقعہ سناتا ہوں۔ یہاں ایک شخص آیا، کشمیر میں ملازم تھا۔ حضرت صاحب سے بیعت کی۔ بیعت کے بعد کہنے لگا کہ اب مَیں گناہ کروں تو پھر اللہ کی مرضی ہے جو چاہے مجھے سزا دے۔ اب یہ اس نے بڑی جرأت کی اللہ تعالیٰ پر، اب اگر مَیں کوئی گناہ کروں تو پھر اللہ کی مرضی ہے جو چاہے مجھے سزا دے۔ وہ تو کہہ کر چلا گیا مگر میرا دل کانپ اٹھا، آخر ایک معمولی حیلہ سے اس کے پاس تین ہزار روپے جمع ہو گئے۔ پھر ایک شخص کی گواہی دیتے ہوئے کہنے لگا کہ رشوت لیتا ہے، مَیں خود اپنی معرفت اس کو دلاتا رہا ہوں۔ جس پر ایک مقدمہ قائم ہو گیا۔ یہاں اس نے بڑے عجز والحاح سے دعا کے لئے لکھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا دعا کے لئے دل توجہ نہیں کرتا، ابتلاء معلوم ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ تین ہزار بھی مقدمہ ہی میں خرچ ہو گیا اور اخیر قید کا حکم ہوا۔ اس وقت کہنے لگا کہ معلوم ہوتا ہے خدا ہی کوئی نہیں، نہ کوئی دعا ہے نہ فقیر۔ نماز بھی چھوڑ دی، دہریہ ہو گیا۔ اس وقت اسے رات کو خواب آیا کہ تُو تو کہتا تھا کہ اب کوئی گناہ کروں تو خدا جو چاہے سزا دے مگر اب ایک معمولی سزا ہی سے خدا ہی سے منکر ہو بیٹھا ہے۔ اسی وقت اٹھا اور بہت استغفار کی، کلمہ شہادت پڑھا، نماز پڑھی اور اللہ کی طرف متوجہ ہوا۔ کسی نے مشورہ دیا کہ نظر ثانی کراؤ کہنے لگا نہیں اب تو خدا پر ہی چھوڑ دیا ہے۔ اس کے رشتہ دار نے نظر ثانی کرائی، مدعی اتنے میں مر گیا، عدالت نے فیصلہ دیا۔ چند امور تنقیح طلب باقی ہیں، مدعی مر چکا ہے اس لئے اسے رہا کر دیا جائے۔ دیکھا وہ شدید العقاب بھی ہے مگر اگر کوئی سچے دل سے توبہ کرے تو غفور رحیم بھی۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۹/اگست ۱۹۰۹ء)

اب دوسری آیت ہے سورۃ الحجرات سے لی گئی ہے ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ. اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ. فَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا. اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ. وَاتَّقُوا اللّٰهَ. اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ﴾(سورۃ الحجرات آیت ۱۳) اس کا ترجمہ یہ ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بکثرت ظن سے اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں فرماتے ہیں:

”﴿اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾ بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدائے تعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور شئی بے کار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا ایک بہت بڑا حصہ، اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں وہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت سے دیکھتے ہیں“۔

مزید فرمایا:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے غیبت کا حال پوچھا گیا تو فرمایا کسی کی سچی بات کا اس کی عدم موجودگی میں اس طرح بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہے تو اسے بُرا لگے، غیبت ہے“۔ اب بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی برائی سچی ہے تو وہ اس کی پیٹھ کے پیچھے بیان کرنا غیبت نہیں بلکہ سچی بات کہنا ہے، یہ درست نہیں ہے۔ غیبت کا بہت چسکا ہوتا ہے لوگوں میں، خصوصاً خواتین میں اور جتنا مرضی سمجھاتے رہو غیبت کا وہ مزا جو ان کو آتا ہے اس کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ اس لئے کسی نہ کسی وجہ سے غیبت کرتی ہیں۔ اگر وہ بات سچی ہو اور کوئی ان کو ٹوکے تو کہیں گی بالکل سچی بات ہے ہم نے کوئی جھوٹ بات نہیں بنائی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ بات ناپسند تھی۔ عدم موجودگی میں اس طرح سے بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اس کو بُرا لگے۔ یعنی اگر وہ موجود ہو تو کبھی بھی وہ بات نہیں کہیں اس کا مطلب ہے غیبت کر رہے ہیں۔ اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے وہ بیان کرتا ہے تو اس کا نام بہتان ہے، غیبت نہیں۔ ”خدا فرماتا ہے ﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا. اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا﴾ اس میں غیبت کرنے کو ایک بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے“۔ اب ایک مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ تو مردہ بھائی کو کیا پتہ کہ کون کیا کھا رہا ہے۔ یہی حال اپنے بھائی کی غیبت کرنے کا ہے۔ ”اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے ان میں غیبت کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں“۔

اب یہ بھی بہت غور طلب مسئلہ ہے۔ اس سلسلۂ الٰہیہ میں بھی بہت غیبت کرنے والے ہیں اور کثرت سے کرتے ہیں اور میرے پاس بھی غیبت کرتے ہیں جو نہایت ہی نامناسب بات ہے۔ اسی لئے مَیں اصرار کرتا ہوں کہ جب بھی کسی کی کوئی برائی کی طرف توجہ دلانی ہو تو سب سے پہلا تو فرض یہ ہے کہ اس کے لئے دعا بھی کرو اور خود اس کو علیحدگی میں برائی کی طرف توجہ دلاؤ۔ بھائیوں میں بیٹھ کر اس کی برائی کرنا یہ بہت بڑا گناہ ہے اور مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے۔ لیکن اس جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اُس زمانہ میں بھی تھے اس سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی تھے اور اب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا زمانہ ہے اس میں بھی یہ لوگ بکثرت پائے جاتے ہیں کیونکہ یہ چسکا ایسا ہے کہ ایک دفعہ منہ کو لگ جائے تو اس کو منہ سے چھڑانا بڑا مشکل کام ہے۔ ”اگر مومنوں کو ایسا ہی مُطَهَّر ہونا تھا اور ان سے کوئی بدی سرزد نہ ہوتی تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی“۔ (البدر جلد سوم نمبر ۲۶ ۸/جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۴)۔ اس سے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استنباط فرمایا ہے کہ صحابہ کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ تھے اگر ایسا نہ ہوتا تو اس آیت کی ضرورت ہی کوئی نہیں تھی۔

اب سورۃ الطور کی ۲۷ تا ۲۹ آیات آپ کے سامنے پیش ہیں۔ ﴿قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا.وَ وَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ. اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ اِنَّهٗ هُوَالْبَرُّ الرَّحِيْمُ﴾ ترجمہ: وہ کہیں گے یقیناً ہم تو اس سے پہلے اپنے اہل و عیال میں بہت ڈرے ڈرے رہتے تھے۔ پس اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں جھلسا دینے والی لپٹوں کے عذاب سے بچایا۔ یقیناً ہم پہلے بھی اسی کو پکارا کرتے تھے۔ بے شک وہی بہت نیک سلوک کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہاں بَرّ سے مراد ہے بہت زیادہ نیک سلوک کرنے والا اَلْبَرُّ الرَّحِيْمُ اور رَحِیْم سے مراد ہے بار بار رحمت کا سلوک کرنے والا۔

اس آیت کی تشریح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”رحیمیت خدائے کریم کی طرف سے ان لوگوں کے لئے ہے جو نیک کام کرتے ہیں، ہر وقت نیک کاموں کے لئے تیار رہتے ہیں اور کوئی کوتاہی نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں، کبھی غافل نہیں ہوتے، آنکھوں سے کام لیتے ہیں اندھے نہیں بنتے، کوچ کے دن کے لئے تیار رہتے ہیں اور ربِّ جلیل کی ناراضگی سے بچتے ہیں، اپنے رب کے لئے سجدہ اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں دن کو روزہ رکھتے ہیں، اپنی موت، اپنے مالک حقیقی کی طرف واپس لوٹنے کو نہیں بھولتے، کسی کی موت کی خبر سن کر عبرت حاصل کرتے ہیں، کسی دوست کے گم ہو جانے پر کانپ اٹھتے ہیں، دوستوں کی موت سے اپنی موتوں کو یاد کرتے ہیں، اپنے ہم عمر ساتھیوں پر مٹی ڈالنا انہیں خوف دلاتا ہے۔ پس وہ ان کے غم سے جلتے ہیں اور خود ہوشیار ہو جاتے ہیں، دوستوں کی مفارقت انہیں اپنی موت (کا نظارہ) دکھا دیتی ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور نیکوکار بن جاتے ہیں“۔

اب یہ جو معیار ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس کو ہم اگر اپنے اوپر پرکھیں تو ہم میں سے کوئی بھی معلوم ہوتا ہے مومن ہے ہی نہیں۔ ہم سب بھول جاتے ہیں اس بات کو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں سے اگر ہیں تو ان کڑی شرطوں کی پیروی کریں۔ لیکن مَیں پہلے بھی بارہا توجہ دلا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو شرطیں بیان کرتے ہیں وہ بہت ہی کڑی ہیں اور بہت اعلیٰ درجہ کے مومن کی شرطیں ہیں۔ صرف مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو اس بلند پیمانہ سے پرکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر کمزور ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود تسلیم فرماتے ہیں کمزور پہلے بھی تھے اور اب بھی ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ کمزور ڈر کر اس راہ سلوک سے ہی قدم روک لیں اور کوشش ہی ترک کر دیں۔ پس فرض ہے کہ اپنی کوشش جاری رکھیں اور جہاں تک ممکن ہو اپنے گناہوں سے توبہ بھی کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے رحمت چاہتے رہیں۔

”رحیمیت کی صفت اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کی تعلیم اور تفہیم کی توام ہے“۔ یعنی رحیمیت اور اللہ تعالیٰ کی کتاب گویا دونوں جڑواں بچے ہیں۔ اگر رحیمیت نہ ہوتی تو یہ کتاب بھی نازل نہ ہوتی جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔ ”اس سے قبل“ کتاب کے نزول سے قبل ”کسی پر گرفت نہیں ہوتی“ جب تک بات کھول نہ دی جائے اس وقت تک کوئی شخص پکڑا نہیں جاتا۔ ”اور نہ کسی پر اللہ تعالیٰ کا شدید غضب نازل ہوتا ہے جب تک یہ رحیمیت ظاہر نہ ہو۔ کسی بدکار انسان سے اس کی بدکاری کے متعلق مؤاخذہ اس کے بعد ہی ہوگا“۔ (کرامات الصادقین۔ روحانی خزائن جلد ۷ صفحہ ۱۱۳، ۱۱۴)

اب یہاں ایک الجھن پیدا ہو جاتی ہے کہ اگر کتاب کے نزول اور رحیمیت کے بعد مؤاخذہ ہوتا ہے تو کیا بہتر نہ ہوتا کہ نازل ہی نہ ہوتی اور کسی کا مؤاخذہ نہ ہوتا۔ یہ تقدیر الٰہی کے خلاف ہے۔ اگر کسی کا مؤاخذہ نہ ہوتا تو پھر دنیا جو اب گناہوں سے بھری ہوئی ہے اس سے بہت زیادہ گناہوں سے بھر جاتی۔ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کیا حال ہوتا۔ اب دیکھ لو حکومت کے مؤاخذہ سے بھی کتنے لوگوں کی جان نکلتی ہے اور اس ادنیٰ دنیا کے مؤاخذہ سے ہی گھبرا کر وہ کوشش کرتے رہتے ہیں کہ کم سے کم پکڑے نہ جائیں اور چھپ کر گناہ کریں۔ لیکن اکثر پکڑے بھی جاتے ہیں ان کو دیکھ کر بھی عبرت حاصل نہیں کرتے۔ اگر یہ مؤاخذہ نہ ہو تو دنیا فسق و فجور سے اس قدر بھر جائے کہ لازماً یہ دنیا کلیۃً خدا کے غضب سے تباہ کر دی جائے مگر وہ مغفرت فرماتا ہے اور بار بار رحم کرتا ہے اور بار بار موقع دیتا ہے کہ ہم اپنے گناہوں سے توبہ کرتے رہیں اور فسق و فجور سے استغفار کر کے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہیں اور اس کی رحیمیت کے متقاضی رہیں۔

اب ایک اور آیت جس کے متعلق مفسرین نے بہت کچھ لکھا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ واضح نہیں فرمایا کہ وہ کیا بات تھی اور کن بیویوں کا ذکر ہو رہا ہے۔ وہ آیت ہے ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ اے نبی تو اس بات کو کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے حلال کر دی ہے ﴿تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ﴾ صرف اس لئے کہ اپنی بیویوں کی خوشنودی حاصل کرے ﴿وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

﴿قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ﴾ اس قسم کی قسمیں تم نے کھا رکھی ہیں ہم یہ نہیں کھائیں گے اور وہ نہیں کھائیں گے اور وہ چیزیں جو اللہ نے حلال کی ہیں ان کو اپنے اوپر حرام کرنے کی قسم کھالی ہو تو یہ قسم ناجائز ہے اور اس کا توڑنا ضروری ہے۔ ﴿وَاللّٰهُ مَوْلٰكُمْ﴾ اللہ تمہارا والی ہے ﴿وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ﴾ اور وہ بہت جاننے والا اور بہت حکمت والا اور دائمی حکمت والا ہے۔ (التحریم: ۲، ۳)

اس ضمن میں حضرت امام بخاریؒ نے اپنی کتاب صحیح بخاری کی کتاب التفسیر میں اس آیت کریمہ کے تحت یہ حدیث بیان فرمائی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ زینب بنت جحش کے گھر شہد نوش فرمایا کرتے تھے۔ پھر مَیں نے اور حفصہ نے مشورہ کیا کہ آنحضور ﷺ ہم میں سے جس کے گھر بھی جائیں تو وہ آپؐ سے کہے کہ آپ نے مَغَافیر کھایا ہے۔ مَغَافیر ایک خاص قسم کے درخت سے نکلنے والا لیس دار مادہ ہے جس میں سے ہلکی بو آتی ہے۔ پس آپؐ کے منہ سے مَغَافیر کی سی بُو آ رہی ہے اس کی بو کچھ نہ کچھ شہد سے ملتی ہے۔ پس انہوں نے بہانہ بنایا اس حدیث کے مطابق۔ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ ہاں زینب بنت جحش کے ہاں شہد پیا کرتا ہوں لیکن آج کے بعد مَیں نے قسم کھالی ہے کہ دوبارہ شہد نہیں پیوں گا لیکن تم اس بارہ میں کسی کو ہرگز نہ بتانا۔

اب بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ہر قسم کی بدبو سے نفرت تھی اور ہر قسم کی خوشبو پسند تھی۔ اسی بنا پر آپ نے یہ فرمایا کہ مَیں نے قسم کھالی ہے کہ آئندہ سے مَیں وہ شہد بھی نہیں پیوں گا جس میں سے بدبو آتی ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ بیویوں کی مرضی کی خاطر تم وہ چیزیں اپنے اوپر حرام کرو گے جو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دی ہیں اور حلال بھی وہ جو طیبات میں سے ہیں، حلال بھی وہ جن کا ذکر قرآن کریم میں ملتا ہے۔ اور جس پر شہد کی مکھی ایک قطرہ بنانے کے لئے کتنی دفعہ پھولوں کے چکر لگاتی ہے۔ یہ تفصیل تو نہیں لیکن مضمون یہی ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ شفا قرار دے تم اس کو اپنے اوپر حرام قرار دے دو۔ پس یہ قسم ایسی ہے جس کو توڑنا لازم ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس کے بعد قسم سے توبہ کر لی اور یہ قسم ایسی نہیں ہے جس میں کسی دوسرے کا حق ادا کرنا ہو۔ وہ قسمیں جس میں انسان کسی کو کہتا ہے مَیں تمہارا یہ حق ادا کروں گا یہ اور بات ہے مگر ایسی قسم جس میں کسی کا حق ہی نہ ہو اور خواہ مخواہ اپنے اوپر جبر کیا جائے یہ جائز نہیں ہے اس لئے ایسی قسموں کو توڑ دینا چاہئے۔

سورۃ التوبہ آیت نمبر ۲۸ ہے ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا اس پہ بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے لفظ حریص ایک بہت ہی اعلیٰ درجہ کی صفت کے طور پر بیان ہوا ہے۔ ویسے تو حریص ایک ایسا لفظ ہے جس کے متعلق ہم پنجابی میں لوگ کہتے ہیں ”شودھا“ اور بہت حرص کرنے والا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی تعریف میں بسا اوقات قرآن کریم ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے جو بظاہر دنیا کی نظر میں ناپسندیدہ ہوں لیکن اس سے بڑھ کر تعریف ممکن نہ ہو اسی لئے آپ کو ظَلُوم بھی فرمایا بہت ظلم کرنے والا، لیکن دوسروں پر نہیں اپنے نفس پر ظلم کرنے والا، جَهُوْل بھی فرمایا یعنی عواقب سے بے خبر، حالانکہ لوگ دوسروں پر ظلم کر کے اس کے عواقب سے بے خبر ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان یہ تھی کہ اپنے نفس پر ظلم کر کے لوگوں کی خاطر پھر عواقب سے بے خبر ہو جاتے تھے کہ اس

GUARANTED PRODUCT
NEVER BEFORE
THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT
A TREAT FOR YOUR FEET
Sonika
HAWAI
NIR
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) Ltd
34,A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA-15

QURESHI ASSOCIATES
Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.
Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992
Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)

کے نتیجہ میں نفس پہ جو گزرے سو گزرے۔ پس یہاں بھی حریص کا لفظ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے جو غیر معمولی تعریف کے لئے استعمال ہوا ہے یعنی مومنوں کے اوپر اتنا رحم، اتنی شفقت تھی کہ حرص رہتی تھی کہ مومن کوئی دکھ نہ اٹھائیں۔﴿بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ وہ مومنوں پر بہت رأفت کرنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جیسا کہ خدا تعالیٰ قادر ہے، حکیم بھی ہے اور اس کی حکمت اور مصلحت چاہتی ہے کہ اپنے نبیوں اور ماموروں کو ایسی اعلیٰ قوم اور خاندان اور ذاتی نیک چال چلن کے ساتھ بھیجے کہ کوئی دل ان کی اطاعت سے کراہت نہ کرے۔ یہی وجہ ہے کہ جو تمام نبی علیہم السلام اعلیٰ قوم اور خاندان میں سے آتے رہے ہیں۔(تریاق القلوب صفحہ ۱۷)

اب یہ بھی بڑی حکمت کی بات ہے جو سمجھنی چاہئے کہ ذاتیں تو کوئی چیز نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے سب بندوں کو ایک ہی جان سے پیدا کیا ہے مگر اگر انبیاء کو ایسی ذاتوں میں سے پیدا کیا جاتا جو دنیا کی نظر میں ذلیل اور گھٹیا ہیں تو ان کے لئے ایک بہانہ ہاتھ آجاتا کہ یہ تو ہمارا کمّی کاری ہے، یہ اٹھ کر نبوت کر رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس لغو اعتراض کا کسی کو موقع ہی نہیں دیا۔ انبیاء کو ہمیشہ اعلیٰ ذاتوں میں سے چنتا ہے ہاں اس کے ماننے والے بظاہر چھوٹے اور غریب لوگ ہوتے ہیں۔

پس جب بھی دیکھو دشمن نے یہ اعتراض تو کیا ہے کہ تجھے ماننے والے تیرے گرد اکٹھے ہونے والے وہ لوگ ہیں جن کو ہم حقیر اور معمولی جانتے ہیں کبھی یہ اعتراض نہیں کیا کہ تو حقیر اور معمولی تھا۔ یہاں تک بھی دشمن کہتے ہیں تُو تو مَرْجُوّ تھا، تُو تو ایسی بلند شان اور ایسے اعلیٰ اخلاق اور ایسی اعلیٰ قوم سے تعلق رکھتا تھا کہ ہم امیدیں لگائے بیٹھے تھے کہ تجھ سے کوئی بہت عالیشان کام سرزد ہوگا۔ تو دیکھو ساتھیوں کو غریب اور معمولی سمجھتے ہیں اور انبیاء کو اپنی ذات میں اعلیٰ درجہ کا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اور دوسرے نبیوں کو تمام لوگوں سے برتر اور بالا ذاتوں اور رشتوں سے منسلک کر دیا گیا جس کے نتیجہ میں دشمنوں کے پاس کوئی بہانہ انکار کا نہ رہا۔ ساتھیوں پر جو اعتراض تھا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ان لوگوں کو نیچے درجہ کا نہیں سمجھتا جو تم سمجھ رہے ہو میں تو ان کی بہت عزت واحترام کرتا ہوں کیونکہ میرے نزدیک جو اللہ سے تعلق باندھے وہی اونچا ہے جو اللہ سے تعلق کاٹ لے وہی نیچا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی آیت کی تفسیر میں مزید فرماتے ہیں جو نور القرآن نمبر ۲ صفحہ ۳۹ میں درج ہے:

”تعلیم قرآنی ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ نیکوں اور ابرار اخیار سے محبت کرو اور فاسقوں اور کافروں پر شفقت کرو“۔ اب یہ بھی بار بار پہلے بیان کیا جاتا ہے۔ فسق، فجور اور کفر سے نفرت ہے، فاسقوں اور فاجروں پر شفقت ہے۔ یہ بہت گہرا مسئلہ ہے اس کو اچھی طرح ہمیں سمجھنا چاہئے اور ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی فاسق اور فاجر اگر بد ہو تو اس سے نفرت جائز نہیں ہے ہاں اس کے فسق وفجور سے نفرت بے شک کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ایک موقع پر یہاں تک لکھتے ہیں کہ اگر کوئی ہمارا دوست شراب کے نشہ میں دھت کسی گندی نالی میں جا پڑا ہو اور لوگ اس پر تمسخر کر رہے ہوں اور مذاق اڑا رہے ہوں۔ اگر مجھے معلوم ہو تو میں خود وہاں جاؤں، اس کو گند سے نکالوں اور سہارا دے کر اس کو صاف جگہ پر پہنچاؤں اور اس کی صفائی کروں۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رحمت کا ایک نمونہ ہے جو آپ کے ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے یعنی خلاصہ یہ ہے کہ بدی سے نفرت لیکن بدوں سے پیار۔ بدوں سے رحمت اور شفقت کا سلوک۔ اور ہر بدی سے نفرت، یہ بہت ہی اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے جس کی کوئی مثال کسی دوسرے مذہب میں نظر نہیں آئے گی۔

فرماتے ہیں:

”تعلیم قرآنی ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ نیکوں اور ابرار اخیار سے محبت کرو اور فاسقوں اور کافروں پر شفقت کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ﴾ یعنی اے کافرو! یہ نبی ایسا مشفق ہے جو تمہارے رنج کو دیکھ نہیں سکتا“۔ یہاں صرف مومنوں کے متعلق نہیں فرمایا بلکہ کافروں پر بھی رسول اللہ ﷺ کو رنج ہوتا تھا۔ یہ مزید نکتہ ہے اس مسئلہ کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر سے ہم پر ظاہر ہوتا ہے۔ عام طور پر مفسرین اس کو صرف مومنوں تک محدود کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مومنوں تک محدود نہیں رسول اللہ ﷺ کو کافروں کی ہلاکت پر بھی دکھ پہنچتا تھا۔ اور اسی مضمون کی ایک دوسری آیت ﴿فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا﴾ بھی روشنی ڈالتی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے شدید ترین معاند اور شدید دشمنی کرنے والوں سے بھی آپؐ کو نفرت نہیں ہوتی تھی، ان پر رحم آتا تھا اور ان کے لئے اپنے نفسوں کو ہلاک کرتے تھے، دعائیں کرتے ہوئے۔

چنانچہ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”اے کافرو! یہ نبی ایسا مشفق ہے جو تمہارے رنج کو نہیں دیکھ سکتا اور نہایت درجہ خواہشمند ہے کہ تم ان بلاؤں سے نجات پا جاؤ“۔(نور القرآن۔ نمبر ۲۔ صفحہ ۳۹)

ایک سورۃ الحدید کی دسویں آیت ہے ﴿هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾۔ وہی ذات ہے جس نے اپنے بندہ پر بیّن آیات یعنی روشن آیات نازل فرمائیں۔ اب آیات کو روشن فرمانے کی نسبت سے فرمایا ﴿لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ﴾ تاکہ وہ تمہیں ظلمتوں اور تاریکیوں سے نور کی طرف نکالے ﴿وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ تم پر رؤف اور رحیم ہے۔ پس وہی صفت جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تھی وہ صفات جو آپ کی تھیں وہ دراصل خدا کی صفات ہیں جو بدرجہ یکسانیت یعنی اللہ اور رسول کے اندر جو ہمہ گیر یکسانیت ہمیشہ رہتی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خدا تعالیٰ کی صفات کے سامنے ایسا جھکتے تھے گویا خود ان صفات کے حامل ہو گئے۔ اس بناء پر رؤف رحیم کا لفظ ایک جگہ آنحضرت ﷺ کے متعلق بھی استعمال ہوا ہے اور یہی لفظ دراصل بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”ہر شخص کو دیکھنا چاہئے کہ اگر وہ روزانہ ظلمت سے نکل کر نور کو نہیں جا رہا تو وہ مومن نہیں ہے“۔(ضمیمہ اخبار بدر۔ قادیان۔ ۵/اگست ۱۹۰۹ء)۔ اب یہ بھی اپنے اعمال کی پہچان کا ایک بہت ہی اعلیٰ ذریعہ ہے۔ دراصل ہر مومن کو اپنے اعمال کی پہچان کے لئے یہ کسوٹی اپنے سامنے رکھنی چاہئے۔ اگر ہر روز اس کی کوئی برائی چھٹ کر الگ نہ ہو جائے اور کوئی خوبی نہ آجائے، خواہ تھوڑی ہی ہو، تو اس کو سمجھنا چاہئے کہ میرا قدم ترقی کی طرف نہیں اٹھ رہا۔ اور ہماری اتنی برائیاں ہیں کہ اگر روزانہ بھی ان برائیوں میں سے کچھ کو چھانٹ کر الگ کریں تو پھر بھی وہ باقی رہیں گی اور اس منزل تک پہنچنا جس پہ رسول اللہ ﷺ پہنچے ہوئے تھے وہ تو ایک بہت بعید سی بات ہے، اتنا بلند مقام ہے کہ حقیقت میں انسان کو ہیبت ہوتی ہے اس مقام کو دیکھ کر بھی کہ ہم کیسے یہ عظیم الشان سفر طے کریں گے۔ مگر سفر شرط ہے کچھ نہ کچھ ضرور انسان سفر کے نتیجہ میں مسافت طے کرتا ہے، کتنا ہی لمبا سفر ہو ایک ایک قدم، ایک ایک قدم منزل کے قریب ہوتا چلا جائے تو بالآخر وہ سفر کی مسافت طے ہو جاتی ہے۔ پس یہی سلوک ہے جو ہمیں خدا کے بندوں کو اپنے اعمال کے متعلق کرنا چاہئے۔ ایک ایک قدم، ایک ایک قدم روزانہ سوچ کر کوئی نہ کوئی برائی دُور کرتے چلے جائیں، کوئی نہ کوئی نیکی اس برائی کی جگہ اپنے نفس میں داخل کرتے چلے جائیں تو اس کا نام ہے ظلمت سے نکل کر نور کی طرف سفر کرنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”جس قدر انسان کے نفس میں طرح طرح کے وساوس ابھرتے ہیں اور شکوک و شبہات پیدا ہوتے ہیں ان سب کو قرآن شریف دُور کرتا ہے اور ہر ایک طور کے خیالاتِ فاسدہ کو مٹاتا ہے“۔ اب اس میں قطعاً ایک ذرّہ بھی شک نہیں کہ ہر قسم کے مفاسد کی اصلاح کے لئے قرآن کریم میں کوئی نہ کوئی آیت موجود ہے اور غور سے اگر پڑھیں اوّل سے آخر تک تو حیرت ہوتی ہے کہ کتنی مناہی ہیں اور کتنے اوامر ہیں جو قرآن کریم بندوں کو دیتا ہے اور ان میں سے ہر جو امر ہے کہ یہ کرو وہ روشنی کا سفر ہے اور جو مناہی ہے کہ یہ نہ کرو وہ ظلمت سے بچنے کا سفر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

”اُن سب کو قرآن شریف دُور کرتا ہے اور ہر یک طور کے خیالاتِ فاسدہ کو مٹاتا ہے اور معرفتِ کامل کا نور بخشتا ہے یعنی جو کچھ خدا کی طرف رجوع ہونے اور اُس پر یقین لانے کے

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300

لئے معارف وحقائق درکار ہیں، سب عطا فرماتا ہے"۔

(براہین احمدیہ۔ حصہ سوم۔ صفحہ ۲۰۵۔ حاشیہ نمبر ۱۱۔ طبع اوّل)

قرآن کریم میں ہر بات موجود ہے۔ ایک ادنیٰ سی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو نہ ہو۔ اس زمانہ کی باتیں بھی موجود ہیں جو رسول اللہ ﷺ کا زمانہ تھا۔ آپ سے پہلے کی، ابتدائے آفرینش کی باتیں بھی موجود ہیں، تخلیق عالم کا ذکر بھی موجود ہے، کیسے دنیا کی ابتداء ہوئی، کس طرح مٹی اور پانی سے انسان بنایا گیا، کیسے جنّات بنے اور جن سے مراد کیا ہے، یہ بہت لمبے مضامین ہیں اور قرآن کریم کا کمال ہے کہ ان سب کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ پھر آخری زمانہ کا ذکر بھی، آخری زمانہ تک ہونے والی باتوں کا ذکر بھی موجود ہے۔ یہ ذکر بھی موجود ہے کہ انسان کے سوا اور اعلیٰ درجہ کی مخلوق بھی اسی دنیا میں پیدا ہونے والی ہے۔ پھر انقلاب برپا ہو جائے گا یعنی رسول اللہ ﷺ کے آنے کا مقصد پورا ہو کر، جب آپ کے کامل انکار کے نتیجہ میں بندوں پر کامل تباہی آجائے گی تو پھر خدا تعالیٰ اسی دنیا سے کچھ اور وجود بھی پیدا کرے گا۔ اب یہ باتیں حیران کن ہیں اور ناممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو از خود ان باتوں کا خیال تک گزرتا۔ مگر یہ باتیں ہیں اور قرآن کریم نے یہ ساری باتیں بیان فرمائی ہیں۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ سب جہان چھان ماریں جتنی دکانیں ہیں دیکھیں قرآن کریم جیسا کوئی شیشہ آپ کو نظر نہیں آئے گا، قرآن کریم جیسی کوئی کتاب دکھائی نہ دے گی جو ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی بیان کرے اور ہر بڑی سے بڑی بات کو بھی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو رحمۃ للعالمین اس لئے کہا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں: "ہم نے کسی خاص قوم پر رحمت کرنے کے لئے تجھے نہیں بھیجا"۔ یعنی اللہ تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے، "بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ تمام جہان پر رحمت کی جاوے اور جیسا کہ خدا تمام جہان کا خدا ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام دنیا کے رسول ہیں اور تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں اور آپ کی ہمدردی تمام دنیا سے ہے نہ کسی خاص قوم سے"۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۱۲)

اب ایک آیت ہے سورۃ الحشر آیت نمبر ۱۱ ﴿وَالَّذِیْنَ جَآءُ وْمِنْ بَعْدِ ھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَاتَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا . رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ اور جو لوگ ان کے بعد آئے یعنی ابتداء میں ایمان لانے والوں کے بعد آئے وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان میں ہم پر سبقت لے گئے اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے کوئی کینہ نہ رہنے دے۔ اے ہمارے ربّ یقیناً تو بہت شفیق اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اب یہ اکیلی آیت ہی شیعہ مذہب کو جڑوں سے اکھیڑ دیتی ہے کیونکہ شیعہ مذہب کی بنیاد یہ ہے کہ وہ جو پہلے ایمان لائے ان سب کی برائی کی جائے اور امیر المومنین کو امیر الفاسقین سمجھا جائے۔ یہاں تک کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان تینوں کو فاسق فاجر سمجھنا ان کے نزدیک نیکی ہے حالانکہ یہ تینوں بعد میں آنے والوں سے بہت پہلے سے ایمان لائے تھے اور نہایت مشکل وقت میں ایمان لائے تھے جبکہ ایمان لانا کسی معمولی انسان کے بس کی بات نہیں تھی، بے حد قربانیاں دینی پڑتی تھیں۔ انہوں نے آغاز سے لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصال تک آپ کے ساتھ کامل وفاداری کا سلوک کیا۔ تو جو لوگ ان کو برا کہیں ان کا اپنا ایمان ختم ہو جاتا ہے اور جو ان میں سے سچے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کر سکتے۔ یہی بات غالباً حضرت امام باقر نے کہی تھی مگر اس وقت مجھے حوالہ یاد نہیں۔

اب ایک آیت ہے، آخری آیت جو اس خطبہ کی ہے اس کے بعد پھر اگلے خطبوں سے دوسرا مضمون شروع ہوگا۔ وہ ہے ﴿ھُوَاللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ . عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَةِ . ھُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ﴾ (الحشر:۲۳) وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ غیب کا جاننے والا ہے اور حاضر کا بھی۔ وہی ہے جو بن مانگے دینے والا، بے انتہاء رحم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: "وہ ذات پاک جس کا نام ہے اللہ، تمام صفات کاملہ سے موصوف، تمام برائیوں سے پاک، وہ جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں، اپنی ذات کو جو تمام غیبوں کا غیب ہے آپ ہی جانتا ہے"۔

اب یہاں یہ نکتہ معرفت کا اس سے پہلے مَیں نے کسی اور مفسر کی زبان سے نہیں سنا، یا قلم سے نہیں پڑھا۔ فرماتے ہیں: "اپنی ذات کو جو تمام غیبوں سے غیب ہے آپ ہی جانتا ہے"۔ یعنی اللہ تعالیٰ جب کہتے ہیں عالم الغیب تو سب سے زیادہ تو وہ خود غیب ہے جو ہماری ظاہری نظروں اور آنکھوں سے غیب رہتا ہے اور اپنے آپ کو جانتا ہے کہ مَیں کون ہوں۔ "تمام ان اشیاء کو جو موجود ہو کر فنا ہو گئیں یا اب تک ابھی پیدا ہی نہیں ہوئیں صرف اس کے علم میں ہی ہیں اور تمام موجودات کو جانتا ہے، وہ رحمٰن بروں بھلوں سب کا روزی رساں ہے۔ بن مانگے فضل کرنے والا۔ وہ رحیم جو بھلوں کو اپنے فضل اور رحم سے بخشے اور کسی کے سوال اور محنت کو ضائع نہ کرے"۔ (تصدیق براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۴)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"وہ خدا جو واحد لاشریک ہے جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آجائے"۔ یعنی اگر کوئی اور اللہ بھی ہو اور وہ اس کا شریک ہو تو پھر تو ان دونوں خداؤں کے درمیان ایک جنگ ہونی چاہئے۔ ہر حکومت دوسری حکومت پر چڑھائی کرتی ہے اور اپنے آپ کو غالب دیکھنا چاہتی ہے اور یہ ایسی ایک فطرتی بات ہے کہ جس سے اگر خدا کے علاوہ کوئی اور خدا ہوتا تو وہ بھی یہ صفت رکھتا کہ اپنے سوا کسی کی خدائی برداشت نہ کرتا اور اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایسا ہوتا کہ کوئی اور خدا ہے تو زمین و آسمان ﴿لَفَسَدَتَا﴾ یہ دونوں فساد سے بھر جاتے۔

پس یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اس کی وحدانیت ہی میں ہمارا امن ہے۔ اگر وحدانیت نہ ہوتی تو کوئی قانون قدرت بھی دوسرے قانون قدرت سے مطابق نہ ہوتا۔ ایک قانون کسی ایک خدا کا بنایا ہوتا، ایک دوسرا قانون کسی اور خدا نے بنایا ہوتا اور وہ قانون ہی آپس میں ٹکراتے رہتے لیکن ساری کائنات کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں آپ کو کہیں کوئی قانون قدرت کسی دوسرے قانون قدرت سے ٹکراتا ہوا دکھائی نہیں دیتا اور اسی کا نام آئن سٹائن نے سمٹری (Symmetry) رکھا ہے۔ کسی زمانہ میں جب وہ ابھی زیادہ متکبر نہیں ہوا تھا اس نے بے اختیار یہ کہا کہ اگر خدا تعالیٰ کی ہستی کا کوئی اور ثبوت نہ بھی ہو تو یہی ثبوت بہت کافی ہے کہ اس کی کائنات میں عجیب سمٹری (Symmetry) ہے۔ ہر قانون دوسرے قانون سے مطابقت رکھتا ہے۔ ہر قانون دوسرے قانون کے ساتھ چل کر اسے سہارا دیتا ہے نہ کہ اس کی مخالفت کرتا ہے۔ پس یہ سمٹری (Symmetry) اکیلی بھی اہل علم کے لئے کافی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کو تسلیم کریں کوئی اور قانون نہیں سوائے ایک قانون کے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس صورت میں خدائی معرضِ خطر میں رہے گی اور یہ جو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں سے بوجہ صفاتِ کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ اور اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کریں تو وہ سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہو سکتا، وہی خدا ہے"۔

اب صفات باری تعالیٰ پر غور کر کے دیکھ لیں ان سے بہتر صفات سوچی نہیں جا سکتیں اور باوجود اس کے کہ اس وقت تک ہمیں ننانوے نام معلوم ہیں اور بھی بہت سے نام ہیں جو آئندہ بڑھتے چلے جائیں گے اور دریافت ہوتے چلے جائیں گے۔ ان ناموں میں کوئی ایک نام بھی دوسرے سے تضاد نہیں رکھتا، ہر نام اور ہر صفت دوسرے نام اور دوسری صفت کی تائید کرنے والا ہے۔

"پھر فرمایا کہ: عالم الغیب ہے یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا"۔ اب یہ بھی وہی حضرت خلیفۃ المسیح اول والی بات ہے اور معلوم ہوتا ہے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی سے لی تھی۔ یہ کہنا کہ "عالم الغیب ہے یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ ہم آفتاب اور ماہتاب اور ہر ایک مخلوق کا سراپا دیکھ سکتے ہیں مگر خدا کا سراپا دیکھنے سے قاصر ہیں"۔

پھر فرمایا کہ: وہ عالم الشہادۃ ہے یعنی کوئی چیز اس کی نظر سے پردہ میں نہیں ہے۔ یہ جائز نہیں کہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو، وہ اس عالم کے ذرّہ ذرّہ پر اپنی نظر رکھتا ہے لیکن انسان نہیں رکھ سکتا۔ وہ جانتا ہے کہ کب اِس نظام کو توڑے گا اور قیامت برپا کر دے گا اور اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کب ہوگا؟ سو وہی خدا ہے جو ان تمام وقتوں کو جانتا ہے۔ پھر فرمایا ﴿ھُوَالرَّحْمٰنُ﴾ یعنی وہ جانداروں کی ہستی اور ان کے اعمال سے پہلے محض اپنے لطف سے، نہ کسی غرض سے اور نہ کسی عمل کے پاداش میں اُن کے لئے سامانِ راحت میسّر کرتا ہے"۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

اس مضمون پر میں پہلے بھی بارہا روشنی ڈال چکا ہوں کہ انسان کی پیدائش سے پہلے بھی، بہت پہلے کوئی وجود ہی نہیں تھا۔ وہ تمام چیزیں پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے وقت مقرر کر دیئے جن چیزوں کی انسان کو مختلف ترقی کے مدارج میں ضرورت پڑ سکتی تھی۔ ہر وہ چیز اس وقت دریافت ہوئی جب انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا تھا، جب استفادہ نہیں کر سکتا تھا وہ دریافت ہی نہیں ہوئیں۔ پس یہ سارا لمبا سفر ہے انسانی ارتقاء کا یعنی انسانی علم کے ارتقاء کا اور جب اس کا علم ایک حد سے آگے بڑھا تو اس وقت اس کی ضرورت کی چیز اچانک اس کی آنکھوں سے سامنے آگئی کہ یہ تو ہماری پیدائش سے پہلے ہی پیدا شدہ ہے تو یہ رحمٰن ہے۔

وہ جانداروں کی ہستی اور ان کے اعمال سے پہلے محض اپنے لطف سے، نہ کسی غرض سے اور نہ کسی عمل کی پاداش میں ان کے لئے سامان راحت میسر کرتا ہے جیسا کہ آفتاب اور زمین اور دوسری تمام چیزوں کو ہمارے وجود اور ہمارے اعمال کے وجود سے پہلے ہمارے لئے بنا دیا۔ اس عطیہ کا نام خدا کی کتاب میں رحمانیت ہے"۔

قرآن کریم کے متعلق بھی یہ جو بحث چلی ہے کہ مخلوق ہے کہ غیر مخلوق اس کو یہ بات ہمیشہ کے لئے حل کر دیتی ہے ﴿خَلَقَ الْإِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ﴾ یعنی انسان کو پیدا کیا اور بیان یعنی کلام کو پیدا نہیں کیا بلکہ سکھایا ہے۔ پس قرآن غیر مخلوق ہے اور ازل سے خدا تعالیٰ کے ساتھ ہے۔

"اس کام کے لحاظ سے خدائے تعالیٰ رحمان کہلاتا ہے اور پھر فرمایا کہ ﴿الرَّحِيمِ﴾ یعنی وہ خدا نیک عملوں کی نیک تر جزاء دیتا ہے اور کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا اور اس کام کے لحاظ سے رحیم کہلاتا ہے"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۵۸،۵۹)

اب یہ رحیمیت کا جو مضمون چل رہا تھا آج اس مضمون کو ختم کر رہا ہوں اور آئندہ سے انشاء اللہ تعالیٰ دوسری صفات باری تعالیٰ میں سے بعض صفات کا ذکر چلے گا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ ایک ناپیدا کنار سمندر ہے جو ایک انسانی زندگی میں ختم نہیں ہو سکتا۔ پس جہاں تک اللہ تعالیٰ توفیق دے گا انشاء اللہ اس مضمون کو آگے بڑھاتا رہوں گا۔

رشتہ ناطہ اور شادی بیاہ کے تعلق میں ہدایات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

"نکاح کے لئے کسی روپیہ کی ضرورت نہیں۔ مہر عورت کا حق ہے جو مرد کی حیثیت پر ہے۔ وہ بہر حال دینا ہے باقی جو یہ سوال لڑکی والوں کی طرف سے لڑکے والوں سے ہوتا ہے کہ کیا زیور کپڑا دو گے اور اسی طرح لڑکے والوں کی طرف سے یہ کہ کیا لڑکی کو دو گے، بہت تباہی بخش اور ذلیل طریق ہے۔ اس طریق نے مسلمانوں کی جائیدادوں کو تباہ کیا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ ناک نہیں رہتی لوگ پوچھتے ہیں لڑکی کیا لائی اور اسی طرح لڑکے والوں کی طرف سے کچھ نہ ہو تو لڑکی والے کہتے ہیں ہماری ناک کٹتی ہے۔ چونکہ اس طریق سے تباہی آتی ہے اس سے جماعت کو بچنا چاہئے۔ اور بجائے بڑے جہیزوں والی لڑکی اور بڑے زیور لانے والوں کے یہ دیکھنا چاہئے کہ لڑکی جو گھر میں آئی ہے وہ مسلمان ہے اور لڑکا مسلمان ہے۔ ورنہ بڑے بڑے زیور تباہی اور بربادی کا باعث ہو جاتے ہیں اور اس سے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں اور دین بھی ضائع ہو جاتا ہے اور لوگ سود میں مبتلا ہو کر جائیدادوں کو برباد کر دیتے ہیں اور اس کی ایک جڑ ہے وہ یہ کہ لوگوں میں رواج ہے کہ جہیز وغیرہ دکھاتے ہیں۔ اس رسم کو چھوڑنا چاہئے۔ جب لوگ دکھاتے ہیں تو دوسرے پوچھتے ہیں۔ جب دکھانے کی رسم بند ہو گی تو لوگ پوچھنے سے بھی ہٹ جائیں گے۔ ہمیشہ اس بات پر جانبین کی نظر ہونی چاہئے کہ ہمارے دین پر، ہمارے اخلاق پر اس معاملہ کا کیا اثر پڑے گا۔ بیاہ کا معاملہ انسان کے اختیار میں ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اولاد کو نیک باپ سے ملایا جائے گا۔ اسی طرح جو نیک بیوی ہو گی وہ اپنے نیک خاوند سے ملائی جائے گی۔ اور جو نیک خاوند ہو گا اور اس سے اعلیٰ درجہ کی نیک عورت ہو گی اس سے ملایا جائے گا۔ کسی کی اولاد ہونا کسی کے اختیار میں نہیں مگر نیک بیوی خود انتخاب کر سکتا ہے اور اسی طرح لڑکی والے نیک اور دیندار لڑکا انتخاب کر سکتے ہیں۔

(خطبہ نکاح فرمودہ ۹ فروری ۱۹۲۱ء)

بقیہ صفحہ: (۱۵)

کف پائے برزمینے کہ رسد تو نازنیں را
بلب خیال بوسم ہمہ عمر آں زمیں را

ہائے وہ بھی کیا دن ہوں گے کہ گور بخش حضوری ملتانی اور آنندرام مخلص لاہوری۔ بیدل و خان آرزو سے اس خلوص سے ملا کرتے۔ تھے کہ آج مسلمان مسلمان سے نہیں ملتا۔ مرزا غالب و منشی ہرگوپال تفتہ کی خصوصیات محبت نے تفتہ کو مرزا تفتہ بنا دیا تھا۔ مرزا جعفر علی حسرت کی سرپ سکھ دیوانہ کے ساتھ کچھ ایسی ارادت مندیاں تھیں کہ آج کسی ہندو کو ہندو سے بھی نہیں ہوتیں۔

(ہماری زبان یکم دسمبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۴)

مدیر "ریاست" جناب دیوان سنگھ مفتون میرے ہم وطن تھے میں ۱۹۳۵ء سے نومبر ۱۹۴۷ء تک قادیان (بھارت) کی مقدس اور خدا نما سرزمین میں سکونت پذیر رہا اور ۱۲ سال تک اس کی پرانوار اور مبارک فضاؤں سے اکتساب فیض کیا اور یہی میری عمر کا قیمتی ترین سرمایۂ حیات ہے اور اب میں اپنے محبوب وطن پاکستان کے شہری ہونے کا فخر رکھتا ہوں۔ اے کاش میری زندگی میں میری یہ حسرت پوری ہو جائے کہ بھارت اور پاکستان دو آزاد ملکوں کے باوصف اپنی پیاری زبان اردو کی پورے برصغیر میں سرکاری سطح پر ترویج و اشاعت پر متفق ہو جائیں اور ایک ایسا ناقابل تسخیر بلاک جنوبی ایشیا کے نقشہ پر ابھر آئے جس کی برکات کو دیکھ کر امریکہ، فرانس، چین اور روس کی آنکھیں بھی خیرہ ہو جائیں۔ حضرت مصلح موعودؓ ارشاد فرماتے ہیں:۔

محمود کیا بعید ہے دل پر جو قوم کے
نالہ اثر کرے یہ کسی نوحہ خوان کا

مجھے یقین کامل ہے کہ میری یہ دلی تمنا اور قلبی آرزو انشاء اللہ بتوفیقہ تعالیٰ بالآخر جلد یا بدیر ضرور پوری ہو گی کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ نے سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر ۱۵ الا بلسان قومہ سے دسمبر ۱۹۶۰ء میں یہ روح پرور اور لطیف استدلال فرمایا تھا کہ:۔

"چونکہ اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر عربی کے بعد اردو میں الہام زیادہ کثرت سے ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ آئندہ زبان ہندوستان کی اردو ہو گی اور دوسری کوئی زبان اس کے مقابل پر ٹھہر نہ سکے گی"۔

(تفسیر کبیر صفحہ ۴۴۴ جلد سوم طبع دوم مطبوعہ نظارت اشاعت ربوہ)

خدا کرے کہ برصغیر کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک ہر خطہ اور ہر مقام پر اردو کی پیاری اور پرشوکت آواز نہایت بلند آہنگی کے ساتھ اسی طرح سنائی دینے لگے جس طرح سری کرشن جی مہاراج کی بانسری کے پرکیف نغموں سے ایک عالم گونج اٹھا تھا۔

ہاں دکھا دے اے تصور پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

(اقبال)

دعائے مغفرت

میری دیورانی مکرمہ عزرا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب ضمیر آف حیدرآباد مورخہ ۲۰ جون ۲۰۰۱ء بروز چہارشنبہ بوقت رات ۳۰۔۱۲ بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، موصوفہ نہایت ہی نیک، خوش اخلاق اور بیحد ملنسار تھیں۔ قبل از بیعت موصوفہ سنی جماعت سے تعلق رکھنے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ اور حضرت آپا جان کا دیدار رؤیت حقیقی سے قبل ہی بذریعہ خواب کرا دیا تھا۔ پھر ۱۹۸۲ء میں حیدرآباد میں منعقدہ ایک جلسہ میں اللہ تعالیٰ نے حقیقت میں بھی ان دو بزرگ شخصیتوں کا دیدار کروایا۔ جس سے متاثر ہو کر موصوفہ اپنے سارے خاندان کو ترک کرتے ہوئے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ اور جماعت احمدیہ میں ہی بیاہی گئیں۔ جس کے بعد موصوفہ نے بہت ہی پاکیزہ زندگی گزاری اور جماعت کے کاموں میں بڑے ہی جوش وخروش سے حصہ لیتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل وکرم سے موصوفہ کو دو لڑکے اور ایک لڑکی سے نوازا۔ جن کی بہترین تربیت کیلئے وہ ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ وفات کے وقت موصوفہ کی عمر ۴۳ سال تھی احباب جماعت سے ان کی مغفرت بلندی درجات اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام حاصل ہونے اور خاوند اور بچوں اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (خالدہ بیگم اہلیہ اقبال احمد ضمیر آف حیدرآباد)

گوداوری زون (آندھرا) میں ۲۰ روزہ تربیتی کیمپ

آندھرا پردیش میں گوداوری سرکل کے تحت نومبائعین کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ان کی تعلیم تربیت کے پیش نظر مکرم نگران صاحب اعلیٰ آندھرا کی ہدایت پر بمقام اڈروڈ ضلع مغربی گوداوری ایک ۲۰ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 20 نوجوانوں نے حصہ لیا۔ یہ کیمپ مورخہ 13.6.01 کو شروع ہوا اور مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب معلم مکرم مولوی پی ایم سلیم صاحب اور مکرم شیخ حسین صاحب نے کلاسیں لیں۔ مورخہ 4.7.01 کو تربیتی کیمپ کے اختتام پر اجتماعی دعا ہوئی۔ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول کرے اور شیریں ثمرات سے نوازے۔ (آمین)

......عبدالسلام مبلغ سلسلہ سرکل انچارج گوداوری (آندھرا)

تحقیقی مقالہ

اردو زبان

بھارت اور پاکستان کا مقدس علمی ورثہ
نامور ہندو لیڈروں کا اردو کو نذرانہ عقیدت

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت ربوہ پاکستان

(حضرت مصلح موعودؓ کا ارشاد فرمودہ 29 جولائی 1949ء)
''ہندوستان میں مختلف قوموں اور زبانوں کے اختلاط سے ایک زبان پیدا ہوئی جس کو اردو کہتے ہیں ہندوستان اور اس سے باہر اردو زبان بہت مقبول ہوگئی ہے .... پس میری پہلی نصیحت یہ ہے کہ تم اردو زبان کو اپناؤ اور اس کو اتنا رائج کرو کہ یہ تمہاری مادری زبان بن جائے اور تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے''
(الفضل ۱۲ ۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء مشعل راہ طبع سوم صفحہ ۵۳۶۔۵۳۸)

کثیر اقوام ہند کی مشترکہ زبان

ایک جدید تحقیق کی رو سے موجودہ اردو زبان ہندوستان کی اس قدیم ہریانی زبان کی اصلاح شدہ شکل ہے جو سولہویں سترھویں عیسوی میں دہلی کے انواح واطراف اور ماحول میں ہریانوی برج اور راجستانی کا امتزاج اور سنگم تھی اور جس میں اہل دہلی کے محاوروں اور تاجداران سخن کے تصرفات نے اضافوں میں تغیر عظیم برپا کر ڈالا اسی زبان کی بازگشت حیدر آباد دکن گجرات کاٹھیاواڑ لکھنؤ کلکتہ اور پنجاب میں سنائی دینے لگی۔

(پنجاب میں اردو تالیف علامہ حافظ محمود شیرانی مرحوم)

دنیا کی اس عظیم الشان زبان کی تخلیق تجدید اور روزمرہ اضافوں اور ترقی اور ارتقاء کے ہر مرحلہ میں مسلمان بزرگوں اور ادیبوں کے دوش بدوش ہندو نیتاؤں، سکھ سورماؤں بلکہ فاضل عیسائیوں نے بھی پورے جوش و خروش سے حصہ لیا، اُسے پالا پوسا، سینہ سے لگایا۔ دل میں سجایا اپنے خون جگر سے اس کے گلستان کو سینچا اور طویل جدوجہد کے بعد اُس کو دوسری ترقی یافتہ زبانوں کی صف میں لا کھڑا کرنے میں قابل رشک حد تک کامیاب ہوگئے۔ اور جہاں ورلڈ وا چ انسٹی ٹیوٹ (شکاگو) کے حالیہ اعداد و شمار کے مطابق دنیا سے پچاس سے نوے فیصد تک زبانیں ناپید ہو رہی ہیں وہاں ہمارے نزدیک اردو کی عالمی مقبولیت میں کمی نہیں اضافہ ہو رہا ہے۔

آسمان ادب اردو کے ممتاز ستارے

اردو ادب کے محسن اور مورّخ رائے بہادر ڈاکٹر رام بابو سکسینہ (1894ء۔1951) بریلی کی مشہور عالم کتاب تاریخ ادب اردو'' The History of Urdu Litrature میں اس حقیقت پر خوب روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ کس طرح یہ زبان ملک کے اصل باشندوں کے علاوہ ڈاکٹر جان گلگرسٹ 1759-1841 کے قائم کردہ کلکتہ فورٹ ولیم کالج کی پشت پناہی میں جلد جلد ترقی کے زینے طے کرتے ہوئے مسلمان ہندو اور سکھ اور عیسائی ادب نوازوں کے ذریعہ پروان چڑھی ہے اس ضمن میں مسلمان اہل قلم اور سخنوروں کے ادبی کارناموں کی تفصیل برصغیر کے مشہور محقق و ادیب ڈاکٹر جمیل جالبی نے تاریخ ادب اردو میں جناب حامد حسین قادری نے ''داستان تاریخ اردو'' میں اور جناب ڈاکٹر ابوسعید نورالدین نے ''تاریخ ادبیات اردو'' میں مطالعہ کی جاسکتی ہے جو نہایت معلومات افروز اور سیر حاصل ہے۔ زیر نظر تحقیقی مقالہ میں تو اُن قدیم اور ممتاز ہندو اور سکھ ارباب ذوق اور اردو ادب کے ''پرستاروں'' کا ذکر کرنا مقصود ہے جن کی علمی خدمات ہمیشہ آسمان ادب پرستاروں کی طرح جگمگاتی رہیں گی۔ اور جوں جوں اردو کو نقشہ عالم میں وسعت و شوکت حاصل ہوگی۔ اُن کا نام بھی فضاؤں میں نئی شان سے شہرت پاتا رہے گا۔

ڈاکٹر رام بابو سکسینہ کی کتاب میں بڑی شرح وبسط سے بتایا گیا ہے کہ برصغیر کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں ہندو یا سکھ اردو نوازوں نے اردو کا پرچم بلند سے بلند تر کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت کیا ہو مثلاً **دکن** میں مہاراجہ چندولال، راجہ گردھاری پرشاد باقی، مہاراجہ سرکشن پرشاد، **دہلی** میں پروفیسر زاچندر پروفیسر ریاضی دہلی کالج، لالہ سری رام ایم اے دہلوی، منشی ہرگوپال، نہال چند، **فیض آباد** میں پنڈت منوہر لال زتشی **کانپور** میں منشی دیارائن نگم، سیتاپور میں جوالا پرشاد برق **لکھنؤ** میں پنڈت رتن ناتھ سرشار **پانڈے پور** (بنارس) میں دھنپت رائے پریم چند، **الہ آباد** میں چرنجی لال۔ بدایوں میں منشی پرشاد سحر **آگرہ** میں ماسٹر بنسی دھر پنڈت گوراج کشوردت اور **لاہور** میں پنڈت ہری چند اختر دیوان امرناتھ اکبری، پنڈت رادھا کشن پنڈت شیونرائن شمیم، لالہ لاجپت رائے منشی سورج نرائن مہر وغیرہ مشاہیر اہل قلم پیدا ہوئے۔

(نقوش لاہور نمبر جولائی ۱۹۶۲ء صفحہ ۹۱۶ تا صفحہ ۹۴۹)

چھاپہ خانے

مطبع نولکشور لکھنؤ کے مالک منشی نولکشور صاحب سی آئی اے)متوطن بستو ضلع علیگڑھ 1836-1895) بھی ہمیشہ عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جائیگا جن کے مطبع نے ہزار ہا اردو، عربی فارسی سنسکرت اور ہندی کا بیش بہا لٹریچر شائع کرنے کا جنوبی ایشیا میں ایک مثالی ریکارڈ قائم کیا۔ اس شاندار روایت کو منشی نولکشور آنجہانی کے لائق اور ہونہار فرزندوں منشی پراگ نرائن صاحب اور منشی بشن نرائن صاحب بھارگو نے بھی پوری شان سے قائم رکھا اور اردو کی خوب خدمت کی۔ اس کے علاوہ بھائی بہادر سنگھ کے وزیر ہند پریس نے تواریخ گورو خالصہ مؤلفہ گیانی گیان سنگھ ہی نہیں اور بھی بہت سا اردو لٹریچر شائع کیا۔ اسی طرح جے ایس سنت سنگھ اینڈ سنز پبلشرز و تاجران کتب متی بازار لاہور کو یہ فخر حاصل ہے کہ انہوں نے اردو رسم الخط میں نہایت دیدہ زیب طباعت و کتابت سے آراستہ پیراستہ ''سری گورو گرنتھ صاحب آد'' شائع کیا اور حاشیہ میں سینکڑوں گورمکھی الفاظ کے اردو میں معانی بھی زیب قرطاس کر کے اردو دان طبقہ کو اس سے استفادہ کی راہیں آسان کر دیں۔ علاوہ ہندو لٹریچر کے یہ قدیم اور قیمتی اور نایاب نسخہ بھی خاکسار کے ذاتی کتب خانہ کی زینت ہے۔

تراجم مذہبی کتب

اردو زبان میں وید مقدس کے تراجم بھی ایک ادبی کارنامہ ہے چنانچہ سام وید، یجروید۔ رگ وید، بھومکا اور الکھ پرکاش کو اردو میں بالترتیب انند سروپ، دھرم پالی، رام جگن ناتھ، رام موہن اور کنھیا لال نے منتقل کیا۔ اسی طرح آتما رام نے کلنکی پران کا، رگھوراج نے ماکنڈی پران کا، اتم پران کا دیوان چند نے، وشنو پران کا پنڈت امرناتھ مدن دہلوی نے، شیو پران کا سیوا سنگھ نے اور گنیش پران کا (منظوم) اردو ترجمہ شنکر دیال نے کیا۔ ویدک شاستر کے مترجم بہاری لال اور مجموعہ اپنشد کے بابو بہاری لال تھے منوسرتی کے تراجم، ماسٹر آتما رام، دھرم پال رام بھروسہا سوامی دیال اور کرپا رام شرما جگرانوی کے قلم سے شائع ہوئے۔ بھگوت گیتا کے بہت اردو تراجم ہوئے چند مترجمین کے نام یہ ہیں آتما رام۔ دوارکا پرشاد افق۔ رام سہائے تمنا، جانکی ناتھ دہلوی۔ سوامی دیال شیام سندر لال، پربھو دیال عاشق، شنکر دیال فرحت بشیشور پرشاد لکھنوی و منظوم ترجمہ۔ مہابھارت اور رامائن کے بھی بیسویں صدی میں متعدد اردو تراجم اشاعت پذیر ہوئے اور اردو کے شائقین میں بہت مقبول ہوئے۔ پچھلی صدی میں سکھ مت کا اردو لٹریچر بھی نہایت کثرت سے چھپا اور خصوصاً پنجاب میں نہایت ذوق وشوق سے پڑھا گیا۔ مثلاً تاریخ دربار صاحب امرتسر (مولفہ سردار ادھم سنگھ) پوتھی شبد نادین محل (تیجا سنگھ سوڈھی) دھرم بچار (جواھر سنگھ) سکھ مت کی تعلیم (دلجیت سنگھ کنور) گرو گوبند سنگھ کا جیون چرتر (دولت رائے) عطر روحانی ترجمہ جپ جی (سردار عطر سنگھ) سچا بلیدان (گوپال سنگھ) گوروارجن مہاراج کی سوانح عمری (مطبوعہ نولکشور) سکھوں کا روحانی انقلاب (لابر سنگھ)

(مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو قاموس الکتب اردو جلد اوّل صفحہ ۱۱۰۱ تا ۱۱۷۲۔ ناشر انجمن ترقی اردو پاکستان اردو روڈ کراچی۔ اشاعت اوّل جون ۱۹۶۱ء)

اردو صحافت کے شہسوار

اب ہم متحدہ ہندوستان کی اردو صحافت پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالتے ہیں تو ہندو اور سکھ دونوں تاریخی قوموں کی اردو نوازی کا ایک نیا اور حیرت انگیز باب کھل جاتا ہے۔ تاریخ ہند سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد حکومت میں ۱۸۳۲ء میں اردو کو دفتر کی سرکاری زبان قرار دیا گیا۔ مگر ملک کے غیر مسلم اہل قلم نے صحافت کے ذریعہ زبان اردو کی زریں خدمت کا آغاز ۱۸۲۲ء سے کیا جس کا سلسلہ اب تک رواں دواں ہے۔ ذیل میں ۱۸۲۲ء سے ۱۹۳۹ء (دوسری جنگ عظیم تک) جاری ہونے والے اخبارات و رسائل (مع ان کے مالکان یا مدیران کا تذکرہ کیا جاتا ہے)

(مآخذ:۔ ''صحافت پاکستان و ہند میں'' تالیف ڈاکٹر عبد السلام خورشید۔ ناشر مجلس ترقی ادب لاہور۔ طبع اوّل جون ۱۹۶۳ء ۔۲۔ '' پنجاب میں اردو صحافت کی تاریخ مرتبہ ڈاکٹر مسکن علی حجازی ناشر سنگ میل پبلیکیشنز لاہور اشاعت ۱۹۷۷ء)

۱۸۲۲ء جام جہاں نما (کلکتہ) مدیر منشی سدا سکھ۔ ۱۸۴۵ء قرآن السعدین (دہلی) رائے بہادر پنڈت دھرم نرائن۔ فوائد الناظرین (دہلی) ماسٹر رام چندر پانی پتی بنارس اخبار (بنارس) گووند رگھوناتھ۔

۱۸۴۶ء خیالی (لکھنو) منشی خیال رام ۱۸۴۷ء محب وطن دہلی ماسٹر رام چندر۔ روائد الشائقین (دہلی) پربھو دیال۔ بنارس گزٹ (بنارس) بابو رگھوناتھ ٹھاٹھے۔ گوالیار اخبار (گوالیار) خیراتی لال۔

۱۸۵۰ء زائرین ہند (آگرہ) مالک لالہ ہربنس رام گلزار پنجاب (گجرانوالہ) ہفت روزہ ایڈیٹر سکنڈمل۔

۱۸۵۲ء نور مغربی (دہلی) ایڈیٹر بلور سنگھ۔ گوالیار اخبار (گوالیار) لچھمن داس۔

۱۸۵۳ء آفتاب ہند (بنارس) پہلے ایڈیٹر پرکاش داس پھر بابو نور علی نور (سیالکوٹ) منشی دیوان چند۔

۱۸۵۹ء چشمہ فیض گوبندر ناتھ سیالکوٹ منشی

دیوان چند ۱۸۶۰ء۔
گنج شائقان (لاہور) جاری کردہ منشی ہرسکھ رائے مدیر پنڈت سورج بھان۔
۱۸۶۱ء خیر خواہ'' پنجاب'' مدیر منشی گیان چند شوق

۱۸۶۶ء آفتاب پنجاب (لاہور) دیوان بوٹا سنگھ۔ستارہ ہند (سیالکوٹ) منشی دیوان چند ماہنامہ کوہ طور (گوجرانوالہ) منشی دیوان چند ماہنامہ مجمع العلوم چشمہ فیض (گوجرانوالہ) منشی گیان چند

۱۸۷۰ء اتالیق پنجاب۔ ایڈیٹر منشی پیارے لال۔

۱۸۸۰ء۔ وکٹوریہ پیپر (سیالکوٹ) مدیر منشی گیان چند۔

۱۸۸۴ء آئینۂ ہند (لاہور) رنگی رام کی زیر ادارت۔

۱۸۸۵ء شیخ چلی (لاہور) مان سنگھ۔

(قیام جماعت احمدیہ کے بعد)

۱۸۹۱ء سیالکوٹ پیپر (سیالکوٹ) مالک و مدیر نوڈرل۔

۱۸۹۵ء پنجاب آرگن (وزیر آباد) دیوان آتما۔

۱۹۰۵ء انڈیا اور پٹوار گزٹ۔ایڈیٹر شمشیر سنگھ بی اے۔

خلافت اولیٰ کے عہد مبارک میں

۱۹۱۳ء ٹمپرنس گزٹ ماہنامہ (گوجرانوالہ) میلا سنگھ سنسار

خلافت ثانیہ کے قیام سے پچاس سالہ احمدیہ جوبلی تک

۱۹۱۴ء ہفت روزہ کھشتری (گوجرانوالہ) مالک و مدیر سیٹھ چرن داس۔

۱۹۱۸ء ماہنامہ حکمت سنیاس (گوجرانوالہ) مدیر لکھمن سنگھ۔گوجرانوالہ وار گزٹ (گوجرانوالہ) لالہ خوشی رام ایم اے ہیڈ ماسٹر۔

۱۹۱۹ء پرتاپ (لاہور) مہاشہ کرشن۔

۱۹۲۰ء بندے ماترم (لاہور) لالہ لاجپت رائے۔

۱۹۲۱ء روزنامہ کیسری (لاہور) شام لال کپور۔ پریم بیلاس (گوجرانوالہ) سرشامی مترسین۔

۱۹۲۲ء ہفت روزہ رام گڑھیاں۔ شیر (گوجرانوالہ) گوپال سنگھ رام گڑھی۔ نہنگ (لاہور) مدیر ٹھاکر سنگھ۔

۱۹۲۳ء ملاپ (لاہور) مہاشہ خوشحال چند خورسند سابق مدیر'' آریہ گزٹ''

۱۹۲۴ء ریاست (دہلی) دیوان سنگھ مفتون

۱۹۲۶ء ہفت روزہ پنجاب گزٹ ڈاکٹر دیال چند مالک مدیر صداقت (گوجرانوالہ) گیانی جے سنگھ۔

۱۹۲۸ء ویر بھارت (لاہور) سوامی گنیش دت گوجرانوالہ گزٹ (گوجرانوالہ) مدیر جہانگیر چند۔

۱۹۳۰ء ندھڑک (گوجرانوالہ) جہانگیر چند۔ حقیقت (گوجرانوالہ) رام لال ولد کرم چند مالک و مدیر۔ رگڑا (گوجرانوالہ) حویلی رام ولد مکند لال۔

۱۹۳۱ء گورو نانک خالصہ کالج میگزین انگریزی۔اردو ہندی اور گورمکھی پر مشتمل مجلہ (گوجرانوالہ) مدیر باوا نرائن سنگھ

۱۹۳۲ء ڈسٹرکٹ گزٹ (گوجرانوالہ) مدیر و مالک دیال چند پنجاب ایڈووکیٹ (گوجرانوالہ) ڈاکٹر دیال چند۔

اکالی گزٹ (گوجرانوالہ) ٹھاکر سنگھ۔تجارت (گوجرانوالہ) مالک و مدیر رام لعل۔ ملاپ خالصہ (گوجرانوالہ) ایشر سنگھ۔

۱۹۳۳ء پنجاب موٹر گزٹ (گوجرانوالہ) دیال چند۔ ماہنامہ برہمن سندیش (گوجرانوالہ) رام لعل۔دیہات سدھار (گوجرانوالہ) بیدی شیر سنگھ انسپکٹر آف سکولز۔نشان خالصہ (گوجرانوالہ) ٹھاکر سنگھ۔

۱۹۳۴ء ہندو ہیراڈ ہندو ملاپ (گوجرانوالہ) ڈاکٹر دیال چند۔

۱۹۳۵ء روزنامہ ہندو (لاہور) بھائی پرمانند ہندو سبھائی لیڈر۔ ڈسٹرکٹ گزٹ (گوجرانوالہ) ڈاکٹر دیال چند۔ جوبلی (گوجرانوالہ) سرداری لعل۔

۱۹۳۶ء سیوک (گوجرانوالہ) انت رام نارنگ۔

۱۹۳۷ء پریم (گوجرانوالہ) ہنس راج وید۔ منزل (گوجرانوالہ) مدیر و مالک رام لبھایا۔خالصہ (گوجرانوالہ) کرتار سنگھ مالک اور مدیر۔منشی فاضل ایس طالب مدیر تھے انکم ٹیکس گزٹ (گوجرانوالہ) ڈاکٹر دیال چند۔ ماہنامہ حکیم (گوجرانوالہ) ڈاکٹر کرم چند مالک و مدیر۔

۱۹۳۹ء ماہنامہ رنجیت (گوجرانوالہ) بلبیر سنگھ گیانی۔ماہنامہ راجپوت (گوجرانوالہ) سوہن لال سوہترہ۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران کامیاب ادبی سرگرمیاں

دوسری جنگ عظیم (۳ ستمبر ۱۹۳۹ء تا ۵ اگست ۱۹۴۵ء) کے دوران ہندوستان کے پچیس لاکھ سپاہیوں نے مشرق بعید سے مشرق وسطی تک بہادری اور شجاعت کی ایک نئی تاریخ رقم کی اور یہی وجہ ہے کہ ۱۷ فروری ۱۹۴۵ کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج فیڈرل کورٹ ہند نے کامن ویلتھ ریلیشنز کانفرنس لندن سے تاریخ ساز خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

'' ہندوستان کو اپنے حصول مقصد سے زیادہ دیر تک روکا نہیں جاسکتا۔ ہندوستان نے برطانوی قوموں کی آبادی کی حفاظت کیلئے پچیس لاکھ فوج میدان میں بھیجی ہے مگر وہ اپنی آزادی کیلئے دوسروں سے بھیک مانگ رہا ہے۔

اس انقلاب انگیز تقریر نے پوری برطانوی مملکت میں زلزلہ بپا کردیا۔چنانچہ روزنامہ پربھات ۲۰ فروری ۱۹۴۵ء نے لکھا:۔

'' ایک ایک ہندوستانی کو سر ظفر اللہ کا ممنون ہونا چاہئے کہ انہوں نے انگریزوں کے گھر جا کر حق کی بات کہہ دی''

اخبار ویر بھارت نے ۲۰ فروری ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں یہ تبصرہ کیا کہ:۔

'' سر ظفر اللہ نے کامن ویلتھ میں بجا طور پر یہ سوال کیا کہ جس ہندوستان کے پچیس لاکھ سپاہی دنیا کو آزاد کرانے کیلئے لڑ رہے ہیں کیا اس کو بدستور غلام رہنا باعث شرم نہیں''۔

روزنامہ پرتاپ مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۴۵ء نے اس معرکہ آرا تقریر کا ذکر ان الفاظ میں کیا:۔

''لنڈن میں آپ نے جو تقریریں کی ہیں اُن سے ہندوستان تو کیا سارے کامن ویلتھ میں تہلکہ مچ گیا ہے...... آپ نے برطانوی حکمرانوں کو وہ کھری کھری سنائیں کہ سننے والے دنگ رہ گئے۔ برطانوی حکومت کے درجنوں تنخواہ دار ایجنٹوں کے کئے کرائے پر آپ کی ایک تقریر نے پانی پھیر دیا''۔

جنگ عظیم ثانی کے دوران ہندوستانی سپوتوں نے حرب و ضرب کے بے مثال جوہر ہی نہیں دکھائے بلکہ اردو ادب کے ملکی محاذ کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے میں بھی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی جس کا کسی قدر اندازہ دہلی سے شائع ہونے والے انجمن ترقی اردو ہند کے ترجمان ''ہماری زبان'' کے اس دور کے فائلوں سے بخوبی ہوسکتا ہے۔ ایسا دکھلائی دیتا ہے کہ مسلمان ہندو اور سکھ اردو کو ترقی دینے میں دیوانہ وار اور پوری بے جگری سے سرگرم عمل ہیں اور ہر مورچہ پر سردھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔ یہی وہ زمانہ ہے جبکہ ہندو لیڈروں نے حیدر آباد کے مقام خیتل گوڑہ میں دسہرے کی تقریب پر اردو میں تقریریں کیں دائرہ اردو گیا کا ادبی اجلاس شرما جی دوڑ کے زیر صدارت ہوا۔شمالی بنگال میں کامیاب اردو کانفرنس ہوئی جس کے سرپرست بابو سراوندو نرائن راؤ تھے چنانچہ انہوں نے دیناج پور کی انجمن ترقی اردو کے صدر کے نام ۲۷ جنوری ۱۹۴۳ء بران فیلڈ رو کلکتہ سے جذبات تشکر سے لبریز مکتوب لکھا کہ'' جناب مکرم میں آپ کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے دیناج پور میں ہونے والی کانفرنس کا سرپرست انتخاب کیا، بہ حیثیت اردو کے ایک شیدائی کے جسے میں ہندوستان کی لنگو افرینکا مانتا ہوں۔

میں انشاء اللہ کانفرنس میں شریک ہوں گا حسن اتفاق سے میری تعلیم و تربیت یوپی میں ہوئی اور مدت تک دہلی قیام رہا یہ مقامات فصیح اردو اور کلچر کے مرکز ہیں اور اُن دنوں کو بڑی مسرت سے یاد کرتا ہوں جب میں بہت اچھی اردو بولتا تھا۔

(ہماری زبان پہلی مارچ ۱۹۴۳ء صفحہ ۳)

۲۸ دسمبر ۱۹۴۳ء کو جے پور میں ایک غیر طرحی مشاعرہ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں علاوہ دوسرے مقامی سخنوروں کے مندرجہ ذیل شعرائے عظام نے اپنے کلام سے حاضرین کو محظوظ فرمایا من موہن لال بسمل فتح لال صاحب کالا (ایضاً ۱۶ فروری ۱۹۴۴ء صفحہ ۱۸) ۱۹۴۴ء کے شروع میں امرتسر میں انجمن ترقی اردو کا قیام ہوا جس کے نائب صدر جناب برہم ناتھ دت قاصر مقرر ہوئے (ایضاً ہماری زبان صفحہ ۲۰) اس سال کے آخر میں ۲۲ر دسمبر ۱۹۴۴ء کو لاہور میں میاں بشیر احمد صاحب بیرسٹر ایٹ لا مدیر ہمایوں کی کوٹھی میں لاہور کے مشاہیر ادبا کا نمائندہ اجلاس ہوا جس میں بیرسٹر ایٹ لا بی ایل رلیا رام سیکرٹری وائی ایم سی اے نے بھی شرکت فرمائی۔اس اجلاس میں انجمن ترقی اردو پنجاب کا قیام عمل میں آیا جس کے شعبہ ادب و انتقاد کے ارکان میں پنڈت ہری چند اختر جگن ناتھ آزاد اور پروفیسر گوربچن طالب بھی شامل کئے گئے۔

(ایضاً ۱۶ جنوری ۱۹۴۵ء صفحہ ۳)

انہی دنوں پنڈت بنارس داس پریذیڈنٹ یوپی جرنلسٹ کانفرنس نے ایک انٹرویو میں اپنے دلی خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

'' ہندی اور اُردو کے مصنفوں کو تمام آسانیاں دیں تاکہ وہ ان دونوں طرزوں کو سیکھ کر ایک مشترک زوردار طرز مرتب کریں۔ ہمیں یاد رکھنا

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072

Ph: SHOWROOM : 237-2185,236-9893 WAREHOUSE : 343-4006, 343-4137 RESI : 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX : 91-33-236-9893

چاہئے کہ بال مکند گپتا اور پریم چند جی اُردو کا عطیہ تھے جو ہندی کو ملا اور ایسے ہی پنڈت سدرشن ہیں۔

پنڈت پدم سنگھ شرما نے اس موضوع پر ایک بہت اچھی کتاب لکھی تھی جس کا نام ہی اُردو ۔ ہندی ۔ ہندوستانی ۔ اس کتاب کو الہٰ آباد کی ہندوستانی اکیڈمی نے شائع کیا تھا۔ پنڈت شرما کو دونوں زبانوں پر بے نظیر قدرت حاصل تھی۔ اس میں شک نہیں کہ ہم اُردو جانے بغیر ہندی کے اچھے مصنف نہیں بن سکتے اور اُردو کے مصنفوں کو بھی اپنی زبان کی ترقی کیلئے ہندی جاننا ہوگا تاکہ وہ اسے عوام میں مقبول بنا سکیں۔ بدقسمتی سے نہ ہندی ساہتیہ سمیلن اور نہ ہندوستانی پرچار سبھا نے کوئی عملی قدم اٹھایا ہے۔ جس سے مصنفوں کی زبان میں ترقی ہو۔ مصنف ہی زبان پیدا کیا کرتے ہیں۔

میں نے وردھا کانفرنس میں دس برس کے پروگرام کی سفارش کی تھی۔ یہ ایک ادبی تجویز تھی''

(ہماری زبان پہلی مئی ۱۹۴۵ صفحہ ۳)

اردو کے حضور نذرانہ عقیدت

رائٹ آنریبل ڈاکٹر سرتیج بہادر سپرو

اُردو زبان ہندو مسلمان دونوں کو اپنے آباد اجداد سے ایک مشترکہ و مقدس ترکہ کی حیثیت سے ملی ہے جو قطعاً ناقابل تقسیم ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو

اردو کو مسلمانوں کی زبان قرار دینا بے معنی بات ہے۔ اردو سرزمین ہند میں پیدا ہوئی''

رائٹ آنریبل سری نواس شاستری

مدراس کے ایک کالج میں ایک قومی زبان کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے موصوف نے فرمایا۔ بہت سی مادری زبانوں کی بھیڑ سے قومی زندگی کی سربزی کی کھنڈ یہے اس میں شک نہیں ہے کہ ہندوستانی اُردو کبھی نہ کبھی یہ حیثیت حاصل کرلے گی''۔

مسٹر گارسن وتاسی ۔ یورپین سیاح

اُردو زبان نے سارے ہندوستان میں وہی مرتبہ حاصل کیا ہے جو فرانسیسی زبان نے یورپ میں۔ یہی وہ زبان ہے جو سب سے زیادہ استعمال میں آتی ہے۔ عدالتوں اور شہروں میں اسی سے کام لیتے ہیں۔

سرہنری گڈنی

بے شک کامل غور کے بعد میری یہ رائے ہے کہ انگریزی کے بعد اُردو ہی ہندوستان کی لنگوا فرینکا ہے مجھے تو مشرق اور مغرب کی تمام زبانوں میں اُردو سب سے پیاری لگتی ہے''

سرآر وشیر لال

'' جامعہ عثمانیہ میں آپ نے ایک ایسے کام کا بیڑا اٹھایا ہے اور اس میں بڑی حد تک کامیابی حاصل کرلی ہے جو اس ملک کی تعلیمی تاریخ میں بے مثل ہے غیر زبان میں تعلیم دینے کے نظام کی خامیوں کو پوری طرح محسوس کرتے ہوئے مثلاً طلبا کے حافظے پر بے جا بار پڑنا۔ جدت کا پامال ہونا۔ تعلیم یافتہ جماعتوں اور عوام میں ایک ناقابل عبور خلیج کا حائل ہونا آپ ایک ایسی جامعہ کا قیام عمل میں لائے جس کا ذریعہ تعلیم اُردو ہے۔ یہ آپ کی وسیع النظری اور اعلیٰ ہمتی کی دلیل ہے آپ نے نہ صرف طلبا کو غیر زبان کے جوے سے آزاد کیا ہے بلکہ اُردو زبان اور ادب کو پروان چڑھانے میں ایک زبردست تحریک عمل بہم پہنچائی ہے''۔

سرپرشوتم داس ٹھاکر داس

جامعہ عثمانیہ تمام ہندوستان میں اپنی قسم کا واحد اور کامیاب تجربہ ہے جہاں ایک ہندوستانی زبان ذریعہ تعلیم ہے۔

پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی

یہ شرف اُردو زبان ہی کو حاصل ہے کہ وہ بلحاظ جغرافی حدود ہندوستان کے ہر حصہ ملک کا مشترکہ سرمایہ ہے اور اس زبان کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ہندو مسلم تمدن کے امتزاج سے پیدا ہوئی ہے''۔

ڈاکٹر تاراچند سکریٹری ہندوستانی اکاڈمی

''ہمیں تمام زبانوں پر ایک نظر ڈالنی چاہیے جنوبی ہندوستان میں جو زبانیں رائج ہیں وہ ایسی ہیں کہ کل ہندوستان کی زبان نہیں بن سکتیں کیونکہ ان میں اتنی لچک نہیں ہے۔ شمالی ہندوستان کی تمام زبانوں میں کچھ تو مقامی ہیں جیسے پنجابی وغیرہ اور کچھ ایسی ہیں جو ہر جگہ بولی اور سمجھی نہیں جاتی ہیں اس لئے تمام لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ اُردو ہی سارے ہندوستان کی زبان بن سکتی ہے اس میں بڑی استعداد اور لچک ہے اردو کو ترقی دینے کیلئے دونوں قوموں کو یکساں کوشش کرنا چاہیے''۔

سررادھا کرشن
(وائس چانسلر جامعہ بنارس)

''ہندوستانی اُردو کو ہندوستان کی عام زبان بنانے کی ملک کے گوشے گوشے میں مختلف کوشش کی جارہی ہے لیکن یہ حقیقت باعث دلچسپی ہوگی کہ جامعہ عثمانیہ میں مادری زبان ہندوستانی جو ملک کی عام زبان ہے ان کے حصول کے تشفی بخش مواقع موجود ہیں ان گراں قدر تجربات سے ہندوستان کے مختلف حصوں میں مستفید ہونے کا موقع ملے گا''۔

مسٹر راج گوپال اچاری

''حیدرآباد نے اُردو زبان کو ذریعہ تعلیم قرار دیکر ہندوستان کی مشترکہ زبان کی نہایت اہم خدمت انجام دی ہے اور اردو میں تعلیم دینے کا یہ کامیاب تجربہ عزم اور ہمت کا ایک کارنامہ ہے جس کے کل ہند ہونے کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے''۔

پنڈت رگھوپتی سہائے فراق (گورکھپور)

اُردو کا مستقبل اب تاریک نہیں وہ اس ہندوستانی کی شکل میں جو دراصل اُردو ہی سارے ہندوستانیوں کیلئے باہمی ربط کا ایک موثر اور لازمی ذریعہ ثابت ہوگی ہندوستان سے باہر بھی اُردو کو ایک خاص درجہ حاصل ہے۔

رائے بہادر بابو رام کول (ساہی)

اُردو مسلمانوں کی زبان ہے اور ہندی ہندوؤں کی ایسا کہنے والوں کو میں ملک اور وطن کا دشمن سمجھتا ہوں اور اس کو سیاسی مصلحتوں کی بھینٹ چڑھا دینا ملک اور قوم کے ساتھ ایسی غداری ہوگی جس کو مورخ ذلیل ترین عنوانات سے تاریخ کے صفحوں پر پھیلائے گا''۔

جناب بھگوت شرن اوپادھیائے

اردو زبان ہندو مسلمانوں کے پرمحبت تعلقات کی یادگار ہے لیکن افسوس ہے کہ آج کچھ لوگ فرقہ وارانہ تعصب سے اس قدر مدہوش ہو رہے ہیں کہ اُردو کو مسلمانوں کی زبان قرار دے کر اسے صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہتے ہیں اور اس کی جگہ وہ عجیب و غریب زبان رائج کرنا چاہتے ہیں جو سرتا سر ناقابل فہم الفاظ پر مشتمل ہے۔

پروفیسر آر سبا راؤ

زبان کسی ملک کی زندگی کی روح ہوتی ہے اُردو مشترکہ زبان کو اس وسیع ملک کے تمام طول و عرض میں آسانی کے ساتھ بولی اور سمجھی جاتی ہے قومی اتحاد کی مضبوط بنیاد بنایا جاسکتا ہے''۔

(رسالہ ہماری زبان دہلی پہلی مئی ۱۹۴۵ صفحہ ۹)

دو نہایت دلچسپ انکشافات

اوّل:۔ دہلی کے اخبار ''چنگاری'' میں نومبر ۱۹۴۲ء کی ایک اشاعت میں یہ ادارتی نوٹ سپرد اشاعت ہوا کہ :'' علامہ پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی نے اپنی ایک تازہ تقریر میں یہ انکشاف فرمایا ہے کہ **زبان اردو میں پہلی غزل عہد شاہجہاں کے نامور شاعر پنڈت چندر بھان برہمن نے لکھی تھی''۔**

مدیر اخبار ''ہماری زبان'' نے اس نقطہ نگاہ سے سوفیصدی اتفاق رائے ظاہر کرتے ہوئے مزید تحریر فرمایا کہ:۔

''یہ اردو غزل جس کو میں اب تک کی دریافت کے مطابق اولین مکمل غزل سمجھتا ہوں پنڈت چندر بھان تخلص برہمن کے کلیات مطبوعہ کے صفحہ ۱۱۲ میں موجود ہے۔ اور میرے کتب خانے کی ایک قدیم بیاض میں ملتی ہے برہمن کشمیری برہمن تھے''۔

انہوں نے اس نوٹ کے بعد'' غزل برہمن'' کے زیر عنوان اس کے چھ اشعار بھی حوالہ قرطاس کئے۔ اس شمارہ میں اس نظریہ کی تائید میں مدیر اردوئے معلّیٰ جناب حسرت موہانی کا صفحہ ۴-۵ پر تحقیقی مضمون بھی شامل اشاعت کیا گیا۔ جس کا عنوان تھا'' زبان اردو کا پہلا غزل گو پنڈت چندر مان برہمن''۔ اس مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ اُن کا اصل وطن اکبر آباد تھا۔ شاہجہان اور محی الدین اورنگ زیب شاہ عالمگیر کے زمانہ میں وہ کئی شاہی مناصب و خطابات سے سرفراز ہوئے۔ ان کا فارسی دیوان فطرت و کلیم کے اشعار کے ساتھ برابری کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ اُن کے کلام میں تصوف کا ایسا گہرا رنگ تھا کہ اس میں اور کسی مسلمان شاعر کے کلام میں مطلق تمیز نہیں ہوسکتی۔ آخر عمر آپ بنارس میں سکونت اختیار کرکے ریاضت و عبادت میں مصروف ہوگئے اور 1663ء 1073ھ میں انتقال کیا۔

دوم:۔ مرزا تفتہ جو اردو کے عظیم شاعر غالب (ولادت ۲۷ دسمبر ۱۷۹۷ء وفات ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء) کے چہیتے شاگرد تھے دراصل یگانہ روزگار ہندو دوان تھے جن کا اصل نام منشی ہرگوپال تھا اور مشہور بھارتی سائنسدان جناب ڈاکٹر سرشانتی سروپ بھٹناگر (ڈائریکٹر کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ) جنہوں نے ۱۹ اپریل ۱۹۴۶ء کو قادیان میں فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا حضرت مصلح موعود کی موجودگی میں افتتاح فرمایا منشی ہرگوپال (مرزا تفتہ) کے نواسے تھے۔ چنانچہ وسط ۱۹۴۳ء میں جب آپ کو لنڈن کی مشہور عالم رائل سوسائٹی کے فیلو ہونے کا اعزاز عطا ہوا تو اخبار ''ہماری زبان'' نے اپنی یکم ستمبر ۱۹۴۳ء کی اشاعت میں اُن کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے حسب ذیل نوٹ شائع کیا۔

سرشانتی سروپ بھٹناگر

ایسا کم دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک شخص سائنس اور ادب دونوں میں دلچسپی رکھتا ہو اور یہی نہیں کہ دلچسپی رکھتا ہو بلکہ ایک طرف سائنس میں نئی دریافتیں کرتا ہو اور حکومت ہند کے ایک بڑے سائنسی ادارے کا صدر ہو۔ اور دوسری طرف اُردو کا اچھا شاعر بھی ہو۔ یہ اوصاف ہم سرشانتی سروپ بھٹناگر میں پاتے ہیں آپ مرزا غالب کے چہیتے شاگرد مرزا تفتہ کے نواسے ہیں طبیعات اور علم کیمیا میں اس قدر شغف و انہماک کے ساتھ ساتھ بزرگوں کی روایات ادبی کو زندہ رکھنا آپ ہی کا کام ہے۔ حال میں آپ لندن کی نامی گرامی علمی انجمن رائل سوسائٹی کے فیلو بنائے گئے ہیں۔ اس امتیاز پر ہم موصوف کو خلوص دل سے مبارکباد دیتے ہیں یہ وہ علمی اعزاز ہے جو اب سے پہلے دو چار ہی ہندوستانیوں کے حصے میں آیا ہے۔

اختتامیہ

اس تحقیقی علمی مضمون کا اختتامیہ رئیس المتغزلین جناب حسرت موہانی 1875-1951 کے نہایت دلآویز، الفت و محبت سے لبریز اور شانتی اور پریم کے عطر سے ممسوح حد درجہ پیارے الفاظ پر نذر کرتا ہوں علامہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

''دل بستگی عجیب چیز ہے اور دل بستگی سخن عجیب بھی ہے اور لطیف بھی اسی کی بنا پر چندر بھان برہمن اکبر آبادی کے نام سے مجھے محبت ہے۔ اوروں سے بھی گرویدہ ہوں لیکن اس کا دل دادہ ہوں دیوانہ ہوں۔

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

پروگرام 26واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ جرمنی

منعقدہ مورخہ 26,25,24 اگست 2001ء (بمقام مئی مارکیٹ من ہائم)

پہلا روز — 24 اگست بروز جمعۃ المبارک

4:15 نماز تہجد — 5:00 اذان
5:15 نماز فجر — 5:25 درس القرآن
5:35 وقفہ — 8:00 ناشتہ
10:00 استقبال ورجسٹریشن — 12:00 طعام
13:50 تقریب پرچم کشائی
14:00 نماز جمعہ وعصر
سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اجلاس اوّل

17:00 تلاوت قرآن کریم وترجمہ
17:10 نظم
17:20 تقریر (اردو) ملینیم سکیم اور جماعت احمدیہ کا والہانہ لبیک
مکرم مولانا نصیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن
17:40 تقریر (اردو) مشرقی یورپ میں اسلام احمدیت کا روشن مستقبل
مکرم منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ پاکستان
18:10 نظم
18:20 تقریر (اردو) ہستی باری تعالیٰ کے دلائل
مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان بھارت
18:50 اعلانات — 19:00 وقفہ برائے طعام
21:00 نماز مغرب وعشاء

دوسرا روز — 25 اگست بروز ہفتہ

4:15 نماز تہجد — 5:00 اذان
5:15 نماز فجر — 5:25 درس حدیث
5:35 وقفہ — 8:00 ناشتہ

اجلاس اوّل

10:00 تلاوت قرآن مجید وترجمہ
10:10 نظم
10:20 تقریر (اردو)
سیرت النبی ﷺ ۔ ازدواجی زندگی پر اعتراضات کے جوابات
مکرم ڈاکٹر عبد الغفار صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
10:45 تقریر (اردو)
جماعت احمدیہ کی خدمت قرآن اور مختلف زبانوں میں لٹریچر کی تیاری
مکرم مولانا منیر الدین صاحب شمس ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن
11:00 نظم
11:05 تقریر (جرمن)
مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب، امیر جماعت احمدیہ جرمنی
11:45 خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
(یہ خطاب زنانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشر کیا جائے گا)
13:45 نماز ظہر وعصر
14:00 وقفہ برائے طعام

اجلاس دوم

17:00 تلاوت قرآن کریم وترجمہ — 17:10 نظم
17:20 خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
19:30 طعام — 21:00 نماز مغرب وعشاء

تیسرا روز — 26 اگست بروز اتوار

4:15 نماز تہجد — 5:00 اذان
5:15 نماز فجر — 5:25 درس القرآن
5:35 وقفہ — 8:00 ناشتہ

اجلاس اوّل (جرمن سیشن)

10:30 استقبالیہ کلمات وتقریر (جرمن) اسلام ۔ مستقبل کا مذہب
مکرم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش، ایڈیشنل نیشنل سیکرٹری امور خارجہ (پریس)
11:00 تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ
11:05 مجلس سوال وجواب: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
11:45 وقفہ
13:40 عالمی بیعت
14:00 نماز ظہر وعصر
14:15 طعام

اختتامی اجلاس

17:00 تلاوت قرآن کریم وترجمہ
17:10 نظم
17:20 اختتامی خطاب
سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

.... دعا ....

پروگرام جلسہ گاہ مستورات

جمعہ اور اتوار کے روز کی تمام کارروائی مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کی جائے گی

دوسرا دن — 25 اگست بروز ہفتہ

10:00 تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ
10:15 نظم
10:25 تقریر (اردو) حقیقی جنت رحمی رشتوں کی مضبوطی میں ہے
از محترمہ اختر دُرّانی صاحبہ
10:55 اعلانات
11:05 تقریر (جرمن)
مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب، امیر جماعت احمدیہ جرمنی
(یہ تقریر مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشر کی جائے گی)
11:45 تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ
11:55 نظم
12:10 خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
13:45 نماز ظہر وعصر
14:00 وقفہ برائے طعام

(حیدر علی ظفر، افسر جلسہ گاہ)

بقیہ صفحہ: (2)

پارکنگ میں نہیں جانا پڑے گا۔ اُمید ہے کہ آپ کی طرف سے مکمل تعاون ملے گا اور ہماری مجبوری کے پیش نظر آپ کارکنان سے کسی قسم کی بحث وتکرار سے پرہیز کریں گے۔ آپ کو سامان اُتار کر ایک گھنٹے کے اندر اندر گاڑی باہر پارکنگ میں لے جانا ہوگی۔ کوشش کریں کہ بدھ اور جمعرات تک اپنے خیمے لگالیں ورنہ جمعہ کے روز انتظامیہ اور خود آپ کو بھی پریشانی کا سامنا ہوسکتا ہے۔ ایسے تمام احباب جو خیمہ جات ساتھ لے کر آئیں گے وہ ایسا خیمہ لائیں جو نیچے سے بند ہوتا ہے تاکہ بارش کا پانی اندر نہ آئے۔ چونکہ انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کی وجہ سے پوری دنیا سے معزز مہمان تشریف لا رہے ہیں۔ ان کی مہمان نوازی ہمارا اولین فرض ہے ہمارے پاس گدے محدود تعداد میں ہیں اور دوسرے ممالک سے آنے والے مہمانوں کے لئے ہیں۔ اس لئے براہ کرم اپنی ضرورت کے مطابق گدے وغیرہ ساتھ لائیں۔ ورنہ آپ کو مشکل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پرائیویٹ خیموں اور مشترکہ ٹینٹوں میں رہائش رکھنے والے احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ رات کو دیر تک بلند آواز میں باتیں کر کے دوسروں کی نیند خراب نہ کریں جلد سو جائیں اور صبح بروقت نماز تہجد اور نماز فجر کے لئے جلسہ گاہ میں پہنچیں۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ صبح کے اجلاس کی حاضری اور رونق آپ سے ہی ہوگی۔ ہوٹلوں میں رہنے والے احباب صفائی کا اعلیٰ معیار قائم رکھیں اور اعلیٰ اخلاق کا ایسا نمونہ پیش کریں کہ ہوٹل کی انتظامیہ کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ ملے۔

گزشتہ سال انتظامیہ کو ایک ہوٹل والوں کی طرف سے کچھ کمروں کی شکایت ہوئی جو بہت گندی حالت میں چھوڑے گئے تھے۔ ہوٹلوں میں کمرے بک کروانے والوں سے یہی توقع ہے کہ ہمیں کسی ہوٹل کی طرف سے شکایت نہ ملے۔ رہائش سے متعلقہ تمام معلومات کے لئے آپ ٹیلیفون نمبر 06221-767731 اور 0171-4156808 پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

شعبہ تربیت

ایک بہت ضروری بات کی طرف آپ کی توجہ دلانا مقصود ہے کہ پچھلے سالوں میں دیکھا گیا ہے کہ نماز کے بعد جبکہ ابھی حضور اقدس سنتیں ادا کر رہے ہوتے ہیں یا ابھی بیٹھے ہوتے ہیں تو لوگ کثرت سے اُٹھ کر باہر جانا شروع کر دیتے ہیں اور اس وجہ سے ایک شور پڑ جاتا تھا۔ براہ کرم اس بات کا خیال رکھیں کہ نمازوں کی ادائیگی کے بعد اُس وقت تک مکمل خاموشی سے بیٹھے رہیں جب تک حضور اقدس وہاں سے تشریف نہیں لے جاتے۔ اس بارہ میں تمام جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے ممبران پہلے اپنے آپ کو اس بات کا پابند کریں اور پھر اُن کی ذمہ داری ہے کہ اپنے قریب بیٹھے ہوئے احباب خصوصاً بچوں کو خاموشی سے بیٹھے رہنے کی تلقین کرتے رہیں۔ ہر روز صبح اجلاس اوّل میں وقت سے پہلے پہنچنے کی کوشش کریں۔ ☆☆☆

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

☎ (0091) 01872-20757
01872-21702
FAX:(0091) 01872-20105

Vol - 50 Thursday, 16th August 2001 Issue No 33

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

● ۱-۵-۰۱ بروز منگل احمدیہ مسلم مشن ہوشیار پور میں خاکسار کی زیر نگرانی جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا جس میں ہوشیار پور کے مضافات سے بھی احباب نے شرکت کی۔ بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ صدارت مکرم سلیم صاحب صدر جماعت ہوشیار پور نے کی۔ تلاوت مکرم مولوی نصر الحق صاحب معلم ہوشیار پور نے کی جس کا ترجمہ اور نظم خاکسار نے پیش کیا۔ بعدہٗ مکرم مرزا بشیر احمد معلم ہوشیار پور، مکرم مولوی نصر الحق صاحب معلم ہوشیار پور اور خاکسار نے تقریر کی۔ دُعا کے بعد شیرینی اور چائے تقسیم کی گئی۔ جلسہ بہت کامیاب رہا۔
(شمس الدین امروہی سرکل انچارج جالندھر شہر)

☆-۵ جون ۲۰۰۱ء بروز منگل زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ ریشی نگر جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم مبارک احمد گنائی نے کی نظم مکرم ناصر احمد شیخ نے بڑے ہی اچھے انداز میں پیش کی۔ نظم کے بعد مکرم نثار احمد مکرم ایاز رشید مکرم محمد رفیق بٹ نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ آخر میں صدر صاحب نے کچھ نصائح کیں۔ (خورشید احمد میر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ریشی نگر)

● مورخہ 8.7.01 بروز اتوار بمقام رائنہ پالم ضلع مغربی گوداوری (آندھرا) میں گوداوری زون کی جماعتوں کا مشترکہ جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد ہوا یہ جلسہ مکرم ومحترم سیٹھ بشیر الدین صاحب نگران اعلیٰ آندھرا کی زیر صدارت مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب معلم کی تلاوت کلام پاک وترجمہ سے شروع ہوا اور مکرم مولوی رفیق احمد صاحب چارکوٹ معلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ پہلی تقریر مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے کی۔

دوسری تقریر بزبان تیلگو مکرم مولوی فہیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے کی بعدہ اس اجلاس کے خصوصی مہمان مکرم ومحترم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون ونگران دعوت الی اللہ آندھرا نے سیرۃ آنحضرت ﷺ کے مختلف واقعات بیان کرتے ہوئے مذہبی رواداری عالمی یکجہتی کیلئے مذہب اسلام اور رحمۃ للعالمین کی کوششوں سے سبق لیتے ہوئے تمام احمدیوں کو میدان عمل میں اترنے کی دعوت دی اس تقریر کا تیلگو ترجمہ مکرم مولوی سراج احمد صاحب نے سنایا آخر پر مکرم ومحترم صدر اجلاس نے تمام حاضرین ومنتظمین اور احباب جماعت رائنہ پالم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اجتماعی دعا کرائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔
(عبدالسلام مبلغ سلسلہ سرکل گوداوری۔ آندھرا)

● مورخہ 14.6.01 بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد زیر صدارت خاکسار عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن مکرم حمید احمد صاحب نے کی اس کے بعد نظم مکرم ابراہیم احمد صاحب نے خوش الحانی سے پڑھکر سنائی۔

ایک تقریر ہوئی اور صدارتی خطاب نیز دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے بعد مکرم عبدالرحیم صاحب کی طرف سے حاضرین جلسہ کی تواضع کی گئی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین جلسہ کا پروگرام ڈیڑھ گھنٹہ کا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسکے اچھے نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین (محمد کلیم خاں مبلغ انچارج نیپال)

● مورخہ 5.6.01 کو بعد نماز مغرب وعشاء کیرنگ میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم زیر صدارت مکرم شیخ ابراھیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ منعقد کیا گیا تلاوت قرآن مجید مکرم ظل الرحمٰن خان صاحب نے کی اور نظم مکرم طاہر احمد صاحب نے پڑھی۔ مکرم اختر الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ مکرم فخر الدین خان صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ۔ مکرم منور احمد صاحب۔ مکرم سیف الرحمٰن صاحب نائب صدر مکرم مولوی سید فضل نعیم صاحب معلم وقف جدید مکرم مولوی فرزان علی خان صاحب مبلغ انچارج ایم پی نے آنحضرت صلعم کی سیرت پر تقاریر کیں آخر پر خاکسار نے تقریر کی صدر اجلاس نے آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔ (شمس الحق خان معلم وقف جدید اڑیسہ)

بھام (پنجاب) میں ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد

مورخہ 27 جولائی بروز جمعہ جامعہ مسجد بھام میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے ایک تربیتی جلسہ کا انعقاد کیا گیا تلاوت قرآن کریم شیدہ بانو بنت معلم عبدالرشید بھام نے کی اور نظم نازیہ بانو نے پڑھکر سنائی۔ صدر لجنہ بھام نے تربیتی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے تقریر کی اور بہنوں کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ محترم عبدالرشید صاحب معلم نے خطبہ جمعہ میں تربیتی امور پر خطبہ دیا۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ عبدالرشید معلم جماعت احمدیہ مشن بھام

اکیسویں صدی کا پہلا

جلسہ سالانہ قادیان 8-9-10 نومبر 2001 کو ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال بھی رمضان المبارک کے پیش نظر 110 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 8-9-10 نبوت 1380 ہش بمطابق 8-9-10 نومبر 2001 بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے اس بابرکت سفر کی نیت کرکے تیاری شروع کردیں۔ اور دُعائیں کرتے رہیں کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کا یہ جلسہ سالانہ غیر معمولی برکتوں کا حامل ہو۔

مجلس مشاورت بھارت: اسی طرح جلسہ سالانہ کے اختتام پر مورخہ 11 نومبر بروز اتوار جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی تیرھویں مجلس مشاورت منعقد ہوگی۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

ملکی سالانہ اجتماعات مجلس انصار اللہ خدام الاحمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت و مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور لجنہ اماء اللہ قادیان کے درج ذیل تفصیل کے مطابق منعقد کرنے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

۱۔ سالانہ اجتماع انصار اللہ بھارت مورخہ 23-22 ستمبر 2001 بروز ہفتہ۔ اتوار
۲۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مورخہ 26-25-24 ستمبر 2001 بروز سوموار۔ منگل۔ بدھ
۳۔ لجنہ اماء اللہ قادیان 26-25-24 ستمبر۔

اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

ارشاد نبویؐ

اَلْاَمَانَةُ عِزٌّ
(امانت داری عزّت ہے)

مجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹک لین کلکتہ 700001
دکان - 248-5222, 248-1652, 243-0794
رہائش - 237-0471, 237-8468

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.
Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039
Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR &

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎23705..